صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم فروری 2011 بمطابق 27 صفر 1431 ہجری صبح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائمقام سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰھَا بِاَیْیدٍ وَاِنَّا لَمُوسِعُونَO وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰھَا فَنِعْمَ الْمٰھِدُونَO وَمِن کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُونَO فَفِرُّوٓا اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنِّی لَکُم مِّنْہُ نَذِیرٌ مُّبِینٌO وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا ءَاخَرَ ؕ اِنِّی لَکُم مِّنْہُ نَذِیرٌ مُّبِینٌ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

(ترجمہ): اور آسمانوں کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب مقدور ہے۔ اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا تو (دیکھو) ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہر چیز کی ہم نے دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ تو تم لوگ خدا کی طرف بھاگ چلو میں اس کی طرف سے تم کو صریح راستہ بتانے والا ہوں اور خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تم کو صریح راستہ بتانے والا ہوں۔

وآخِرُ الدَعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب قائمقام سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Acting Speaker: 'Question`s Hour': Malik Qasim Khan, please

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: One minute please, after 'Question`s Hour' please, Malik Qasim Khan, please.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: ایک بہت ضروری بات ہے۔

Mr. Acting Speaker: I say please, take your seat. I call Mr. Qasim Khan to ask his Question.

ملک قاسم خان خٹک: جی سر۔ دا خو ډیر زوړ کوئسچن دے ، مقصد ئے ختم دے ، د دے وجے نه زه۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Do not press it.
Malik Qasim Khan Khattak: Yes, Sir.
Mr. Acting Speaker: Thank you very much.
Malik Qasim Khan Khattak: My pleasure.
Mr. Acting Speaker: Next Question, Syed Qalb-e-Hassan, the honourable MPA, please. Not present. Next Question, Malik Qasim Khan, the honourable MPA, please yours Question number?

حافظ اختر علی: زمونږ سره خو د محمود عالم صاحب دے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر،اس سے پہلے چار پانچ کوئسچنز رہ گئے ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: ہاں جی، میرے پاس پہلا کوئسچن جو ہے وہ ملک قاسم کا ہے، سیکنڈ کوئسچن سید قلب حسن کا ہے اور پھر تھرڈ نمبر۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: فرسٹ نمبر کوئسچن جناب محمود عالم صاحب کا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ کیلئے آپ تشریف رکھیں۔(سیکرٹری اسمبلی سے) کس نے غلطی کی ہے اور کیوں غلطی ہوئی ہے؟ یہ آپ کا سوال 1086 ہے، یہ بھی ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے بارے میں ہے۔

Your first Question number is 1084 and the second Question is 1086, Malik Qasim Khattak Sahib. This Question is also related to Elementary and Secondary Education department.

ملک قاسم خان خٹک: دا 1086 چه دے-----

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔ بس ابھی ہو گیا، پلیز آپ تشریف رکھیں۔ وہ غلطی ہوئی تھی تو اسے ٹھیک کر دیا ہے۔ First Question of Mr. Mehmood Alam, the honourable MPA; he is not present. The next Question of Mufti Janan, not present. The next one, not present. The Next Question is again of Mufti Janan, not present. Next Mufti Janan Sahib, not present. Next, Malik Qasim Khan Khattak, Question No. 1084.

* 1084_ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے دفتر میں انتظامی پوسٹوں پر غیر متعلقہ آفیسرز کا تبادلہ کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) تخت نصرتی کی جگہ ایک سی ٹی ٹیچر کو تعینات کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بالا آسامیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور سکونت بتائی جائے؛

(ii) آیا حکومت اختیارات کے ناجائز استعمال میں ملوث افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں، یہ بھی درست نہیں۔

(ج) (i) چونکہ جوابات اثبات میں نہیں ہیں، لہذا تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(ii) چونکہ جوابات اثبات میں نہیں ہیں، لہذا تادیبی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: سر، دلته کښے مونږ یو کوئسچن کړے دے چه "آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک کے ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر کے دفتر میں انتظامی پوسٹوں پر غیر متعلقہ آفیسرز کا تبادلہ کیا گیا

ہے اور آیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) تخت نصرتی کی جگہ ایک سی ٹی ٹیچر کو تعینات کیا گیا ہے؟"، جواب میں یہ ہے کہ "جی نہیں، یہ درست نہیں"۔ جناب والا، د دے باقاعده مونږ سره آرډر دے او دا شته هم، سی ټی ټیچر وو اوس نشته دے۔ په هغه ټائم باندے دا کوئسچن مونږ ټهیک کړے وو، د دوئ د سوال جواب غلط دے خو اوس نشته دے نو اوس ئے نه Press کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: Syed Qalb-e-Hassan, not present. Next Question, Malik Qasim Sahib, please your Question number? This is also regarding the same department and there is no difference between this one and the other one. Question No. 1086, please.

* 1086 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں انتظامی اور تدریسی کیڈر کو علیحدہ کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر کی پوسٹ پر گریڈ 19 کا آفیسر تعینات کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع کرک میں تعینات ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا نام اور گریڈ بتایا جائے، آیا مذکورہ تعیناتی پالیسی اور میرٹ کے مطابق کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع کرک میں تعینات ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا نام محمد شاہد زمان ہے اور اس کا گریڈ بی پی ایس۔19 ہے۔ مذکورہ تعیناتی پالیسی اور میرٹ کے مطابق کی گئی ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: بس د دے نه هم مطمئن یم ځکه چه بابک صاحب بنه تکړه سړے دے، پخپله محکمه ورته پوره عبور حاصل دے۔

Mr. Acting Speaker: Satisfied. Next Question, Hafiz Akhtar Ali Sahib, the honourable MPA. Yours Question number, please?

حافظ اختر علی: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، کوئسچن نمبر 1090 دے۔

* 1090 _ حافظ اختر علی: کیاوزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں پوسٹنگ/ٹرانسفر کی پالیسی نافذ ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کی سطح پر ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر اور صوبے کی سطح پر سیکرٹری اور ڈائریکٹر ایجوکیشن پوسٹنگ/ٹرانسفر کی پالیسی پر عمل درآمد کرنے کیلئے بااختیار ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض اضلاع میں متعلقہ ضلع ناظم نے محکمہ تعلیم کی پوسٹنگ/ٹرانسفر پالیسی کو بالائے طاق رکھ کر تقرری، تبادلے از خود ایگزیکٹیو آرڈر کے ذریعے کئے ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ تعلیم ضلع ناظم کی طرف سے جاری کردہ تمام ایگزیکٹیو آرڈر کی منسوخی اور مجاز حکام کے علاوہ کسی اور کو تبادلے/تقرریوں کے حوالہ سے لائحہ عمل اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ صرف ضلع مردان میں متعلقہ ضلع ناظم نے محکمہ تعلیم کی پوسٹنگ/ٹرانسفر پالیسی کو بالائے طاق رکھ کر تقرری/تبادلے از خود ایگزیکٹیو آرڈر کے ذریعے کئے ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

(د) مروجہ پالیسی اور قواعد پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please?

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، ما اصل دا سپلیمنټری سوال کړے وو او دیکښے چه دوئ کوم جواب راکړے دے، وائی چه "اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ صرف ضلع مردان میں متعلقہ ضلع ناظم نے محکمہ تعلیم کی پوسٹنگ/ٹرانسفر پالیسی کو بالائے طاق رکھ کر تقرری وتبادلے از خود ایگزیکٹیو آرڈر کے ذریعے جاری کئے ہیں"۔ اوس خو بهرحال ډسټرکټ ناظم هم ختم دے او هغه سلسله هم ختمه شوے ده خو صرف دا وئیل دی چه یره په ایجوکیشن کښے زمونږ دا بیړه چه غرقه ده او یقیناً دا ټول سکولونه او دا خومره د افسوس خبره ده چه چا سره چه اختیارات نشته دے او بیا 09-2008 کښے،

2010 کښې او دے درے کالو کښې دغه Exercise شوے دے نو منسټر صاحب نه به صرف دا ریکویسټ وی چه د دے څیزونو تدارک اوشی او اوس خو هسے هم هغه سلسله ختمه شوے ده نو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: ملک قاسم صاحب، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک: د منسټر صاحب نه به په دے لړ کښې زه دا تپوس اوکړم چې چه آیا دا ضلع ناظم چه پخپله آرډرونه کړی دی نو دا قانونی وو؟

Mr. Acting Speaker: The honourable Minister, Mr. Babak Sahib, please.

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں، تنولی صاحب کو ٹائم دے دیتا ہوں۔ Tanoli Sahib, please your supplementary question، بیا په یو ځائے جواب ورکړئ۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب، وہ آرڈرز اس کے ساتھ Attach کئے گئے ہیں، میرا کوئسچن یہ ہے کہ یہ سارے Detailment orders ہیں اور یہ بالکل خلاف قانون ہیں کیونکہ ایک سکول کو خالی چھوڑ کے دوسرے سکول میں ایک کے بجائے دو یا تین ٹیچرز لگائے گئے ہیں۔ بعض کیسوں میں یہ جو Detailments ہیں، جس آفیسر کے دستخط سے ہوئی ہیں تو اس سے ریکوری کی گئی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آیا منسٹر صاحب یہ پسند فرمائیں گے کہ ایسے لوگوں سے جنہوں نے Detailment order پاس کئے ہیں، ان سے یہ ریکوری کی جائے گی؟

جناب قائمقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب۔ حافظ صاحب چه کوم سوال راوړے دے، مونږ د هغے جواب هم ورکړے دے او بالکل حافظ صاحب ډیر ښه طرف ته نشاندهی هم کړے ده چه د ضلعے ناظم صاحب پخپله کوم آرډرونه کړی دی، په هغے کښے تقریباً ټول آرډرونه چه دی، هغه کینسل شوی هم دی او زما یقین دا دے چه حافظ صاحب د دے نه خبر هم دے او

په هغه وخت کښے بدقسمتی دا وه چه سپیکر صاحب، که تاسو اوګورئ، دغه بلدیاتی نظام چه راغلو د مشرف صاحب په وخت کښے، ملک صاحب د قانون خبره کوی، په هغه وخت کښے خو نه قانون وو او نه آئین وو، د هر چا خپل اختیار وو، بهرحال هغه ټول آرډرونه چه دی، هغه مونږ کینسل کړی دی او زه حافظ صاحب له تسلی ورکومه که د هغوی په نظر کښے په دے آرډرونو کښے بیا هم داسے څه آرډرونه پاتے وی نو زمونږ نوټس کښے د راولی او مونږ به On the spot هغه آرډرونه کینسل کړو۔ تنولی صاحب نے جو بات کہی ہے، بالکل سارے صوبے میں Detailment کی ساری پوسٹیں ہم نے کینسل کر دی ہیں اور جو جو آرڈرز اگر کسی ضلع میں کسی ای ڈی او نے یا کسی دوسرے Official نے ایشو کئے ہوں تو بالکل ہم ان کے خلاف نہ صرف ایکشن لیں گے بلکہ جو ریکوری کی بات ہے، اگر رولز ریگولیشن کے مطابق ریکوری ممکن ہوئی تو ان سے ریکوری بھی کریں گے، انشاءاللہ۔

<u>حافظ اختر علی:</u> جناب سپیکر صاحب، څه رنګه چه منسټر صاحب اووئیل په دیکښے د ډیرو آرډرونو Cancellation خو شوے دے خو بعضے هغه Illegal چه کوم آرډرونه دی او دوئ چونکه یقین دهانی راکړه چه یره د هغے Cancellation به کیږی نو زه په هغے باندے مطمئن کیږم۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Thank you very much. Next Question, Malik Qasim Sahib.

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> یو منټ جی۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> ما ضمنی سوال کولو او تاسو Next Question ته لاړئ جی۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> نو ضمنی خو هغوی هم اوکړو، دوئ هم اوکړو، دا هم د ایجو کیشن ډیپارټمنټ۔۔۔۔۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> نو زمونږ هم دا حق دے جی، ضمنی سوال د ټولو ممبرانو حق دے جی۔

Mr. Acting Speaker: What is your supplementary, please?
Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: Thank you, Sir.

جناب قائمقام سپیکر: نصیر محمد میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، منسٹر صاحب خو اووئیل چه په ډسٹرکټ کښے نه قانون وو او نه آئین وو، هلته ناظمان جوړ شول اوس خو ناظمان ختم دی، اوس ډی سی او ته اختیارات حاصل دی، زما ضمنی سوال دا دے چه موجوده دور کښے د تعلیم په میدان کښے ډی سی او ته څومره اختیارات حاصل دی، د ټرانسفر او پوسټنګ په حوالے سره؟ سر، دا تپوس مو کولو۔

جناب قائمقام سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، داسے ده چه دا خو ډیره زیاته واضحه ده، ډی سی او چه دے هغه سره خپل اختیار دے، هغه ته په ضلع کښے، کومه پورے چه تعلق دے، دا تاسو اوګورئ چه د ایک نه واخله تر دس پورے زمونږ په ډسٹرکټ کیډر کښے چه څومره اپوائنټمنټس دی یا ټرانسفرز دی، هغه د ای ډی او Preview ده، د هغه Discretion دے او د هغے نه پس پندره پورے خو دا د پوسټنګ / ټرانسفر پالیسئ کښے ډیر کلیئرکټ لیکلی دی چه With consultation of DCO، دا دے چه هغه خو ډیره زیاته واضحه ده، Otherwise داسے نه ده چه ډی سی او خود مختار دے یا هغه اتهارټی ده د دے ایجوکیشن، بالکل نه ده، هلته خو مونږ سره په هر ډسٹرکټ کښے د انیس ګریډ چه کوم آفیسر د ایجوکیشن ناست دے، نو هغه ته باقاعده اختیار دے، د خپل ډیپارټمنټ او هغه د ټولو نه Responsible officer دے په ضلع کښے، ای ډی او چه ورته مونږ وایو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب نصیر محمد میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: زه د منسٹر صاحب توجه یو خصوصی خبرے طرف ته راوستل غواړم جی، هسے د چیف منسٹر ډائریکټیو باوجود ډی سی او صاحب هغه آرډر کینسل کړے دے او دا کاپی به زه منسٹر صاحب ته هم انشاءالله

ورکړم جی، نو دے باندے دوئ به څه ایکشن اخلی د دغه ډی سی او خلاف که نه؟ د چیف منسټر ډائریکټیوز-----

جناب قائمقام سپیکر: بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے ده، یو خو چه کله داسے قسمه مسئله وی، پکار دا ده چه زمونږ مشران یا زمونږ Colleagues سوال راوړی چه بیا مونږ په دے پوزیشن کښے یو چه هغه سوال مونږ ته ملاؤ شوے وی چه مونږ ئے اوګورو چه واقعی صورتحال څه دے؟ خو بهرحال که داسے څه خبره وی، د سوال راوړو نه مخکښے نو هم زه هغوی ته وروستو دا خبره کوم چه انشاءالله زمونږ نوټس کښے د دوئ راولی، داسے واقعی که Violation شوے وی، مونږ به د هغه ای ډی او یا د هغه ډی سی او خلاف Recommendation کوؤ او د هغه خلاف به ایکشن اخلو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Malik Qasim Khan, please yours Question number?

ملک قاسم خان خٹک: سوال نمبر 1091۔

* 1091 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں پی ایس ٹی، سی ٹی، پی ٹی، ڈی ایم، ٹی ٹی، اساتذہ کی آسامیاں اخباروں میں مشتہر کی گئیں ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر تعیناتی کیلئے ٹیسٹ میں 50 فیصد نمبر حاصل کرنا قانونی طور پر لازمی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر تعیناتی موجودہ پالیسی کے مطابق کی جارہی ہے یا پسند و ناپسند کی بنیاد پر کی جارہی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ آسامیوں کیلئے ٹیسٹ میں شامل شدہ افراد کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ بالا آسامیوں کیلئے دیا گیا اشتہار اور میرٹ لسٹ کی کاپی اور ان آسامیوں کو پر کرنے کیلئے قائم کی گئی کمیٹی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ آسامیوں کیلئے لیا جانے والا ٹیسٹ صرف سکریننگ ٹیسٹ تھا، اس ٹیسٹ کا مقصد صرف اور صرف امیدواروں کی شارٹ لسٹنگ کرنا تھی، اس ٹیسٹ میں پاس ہونے کیلئے 50% نمبر کا حصول مقامی سلیکشن کمیٹی نے مقرر کیا تھا۔

(ج) مذکورہ آسامیوں پر تعیناتی خالصتاً میرٹ اور مروجہ پالیسی کے مطابق کی جارہی ہے اور اس میں پسند و ناپسند کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(د) تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please?

ملک قاسم خان خٹک: جی سر۔ دا کوئسچن یو کال مخکښے ما کړے وو او دا د میرټ په حوالے سره ما وئیلی وو چه آیا دا پسند او ناپسند دی که څه رنګ خبره ده؟ زه جی په دے اسمبلئ کښے په دے فلور باندے حلف سره وایم چه بابک صاحب زمونږ ورور دے، Competent Minister دے، زمونږ په حلقه کښے دا اپوائنټمنټس چه کوم شوی دی، دا بالکل په پسند و نا پسند شوی دی، باقاعده د کمپیوټر ریکارډ کښے Tempering شوے دے، اوس د ګیاره استاذانو دا اپوائنټمنټ بوګس دے، دا د انکوائری اوکړی او زه دا قسم خورم چه په Last two months کښے چه زما په حلقه کښے څومره آرډرونه شوی دی جی، د پیسو نه بغیر یو دستخط نه دے شوے، ګنی چه د چا ټرانسفرز شوی دی، صیبه! ته لاړ شه، سپیشل انکوائری په دے مقرر کړه، زه په دے زور نه ورکوم خو زه دا وایم چه زما دا کوم کوئسچن دے، جواب ئے بالکل غلط دے۔ دوئ سره خپل ډیپارټمنټ دهوکه کړے ده او سر په محکمه تعلیم کرک کښے دومره بد حال دے چه دے ورور ته مے دا وئیلے شو، دا که زه نمک حرامی اوکړم چه دا نوټس واخلی او دا د دوه میاشتو کښے د ننه که چرته ټرانسفر شوے دے، که پوسټنګ شوے دے، زما په حلقه کښے که هغه د پیسو نه بغیر شوے وی بیا به زه ایم پی اے

توب نه استعفیٰ ورکړم۔ دا آرډرونه اوشول یو کال بعد، Time barred وو خو مونږ دا وئیل چه بچی Suffer کیږی او په دیکښے دومره دهاندلی شوے ده جی، دومره کرپشن پکښے شوے دے چه د اندازے نه بهر، ګنی زه به ده ته د ګیاره کسانو ثبوت پیش کړم چه د هغوی په مارکس کښے Tempring شوے دے، باقاعده Due certificate دے ماسره۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: بابک صاحب، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی سپیکر صاحب۔ زما یقین دا دے چه دا هاؤس چه دے، دا ډیر زیات ذمه وار هاؤس دے او بیا په دے هاؤس کښے ټول مشران او یا زمونږ ټول ملګری چه دی، مونږ ټول ډیر زیات ذمه وار یو۔ بهرحال ملک صاحب د دومره زیاتے نه کوی، نه د ملک صاحب قسم خوری او نه د ملک صاحب استعفیٰ ورکوی خو دا ډیره زیاته عجیبه خبره چه په فلانکی ځائے کښے ډیر زیات کرپشن دے او فلانکے افسر ډیر زیات کرپټ دے او دے ځائے کښے دومره ډیر ورانے شوےدے، زه ملک صاحب ته یقین دهانی ورکوم چه مه ته قسم خوره او مه ته استعفیٰ ورکوه، ما له به یو ثبوت راوړے او بیا به انشاء الله زه په دے هاؤس کښے تا له ایشورنس درکومه چه د هغه خلاف به زه On the spot ایکشن اخلمه خو Justification خو پکار دے کنه، تاسو اوګورئ دوئ د اپوائنټمنټ خبره کوی، پکار دا ده چه ملک صاحب دا دومره لویه پلنده، تاسو اوګورئ سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چه دا د ملک صاحب د یو سوال جواب دے، مونږ دا دومره کولے شو چه د یو سوال جواب ورکولے شو، پکار دا ده چه ملک صاحب مونږ ته د یو واضحه ثبوت سره راشی چه Suppose دا A candidate وو او ده سره زیاتے شوے دے او B چه کوم دے سفارش کړے دے او دے بهرتی شوے دے نو بیا د ملک صاحب زمونږ ایمان اوګوری چه مونږ څه عمل یا څه کارروائی د هغه افسرانو خلاف کوؤ۔

جناب قائمقام سپیکر: ملک قاسم صاحب پلیز۔

ملک قاسم خان خټک: سپیکر صاحب! مونږ دا دے ورکوؤ منسټر صاحب ته، Competent Minister دے، ده دومره یقین دهانی مونږ ته راکړه، زه دا وایم چه

دے د خپلے محکمے د ڈائریکٹریٹ نه، ایڈیشنل سیکرٹری د دا اوکړی چه په دے دوه میاشتو کښے کوم آرډرونه شوی وی، دوئ د فرداً فرداً د هغے انکوائری اوکړی، زه دا ریکویسٹ ورته کوم که چرے بغیر د پیسو نه یو کاغذ دستخط شوے وی بیا به زه استعفیٰ، چه د ده څه رنګے خوښه وی، هغسے به زه بالکل کوم۔ دومره کرپشن، زه خو جی دا درته ثابتوم، ګیاره خو به زه سرټیفیکیټ ورته راوړم چه دا بوګس بهرتی دی او د هغے نه بعد به منسټر صاحب څه کوی؟ او زه درته وایم چه۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: نو تا ته منسټر صاحب اووئیل چه هغه ما له راوړه کنه، آفس ته ورشه هغه ورله یوسه۔

ملک قاسم خان خٹک: زه جی دا درته وایم چه یو انکوائری۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: چه تا سره کوم ثبوت دے، تا سره کوم Evidence دے او چه کوم Irregularity شوے ده، هغه آفس ته ورشه او یوسه ورله۔

ملک قاسم خان خٹک: زه خو چه دا څومره ورته راوړے شم، زه دا وایم چه که چرے دے داسے څوک مقرر کړی، انکوائری په دے باندے، زه دا ریکویسٹ درته کوم، زه خو ګوره هر څه شوی دی، هغه بچی د کرک ضلعے، ټول بچی زما بچی دی چه څوک بهرتی دی۔ پلنده ئے رااوغوښتله، زه به درته دومره اوښایم چه پچاس، ساٹھ فیمیل، دا جی بالکل نظر انداز شوی دی۔

جناب قائمقام سپیکر: اوس د دے اختیار غواړئ؟

ملک قاسم خان خٹک: جی؟

جناب قائمقام سپیکر: دیکښے څه نور څه وئیل غواړئ؟

ملک قاسم خان خٹک: دا وئیل غواړم چه دوئ یو Competent افسر د د اسمبلئ په فلور مقرر کړی چه انکوائری اوکړی، زه ټول ثبوتونه به ورته پیش کړم۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، مجھے اجازت ہے؟

Mr. Acting Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, any supplementary question, please?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر،اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ آیا پچاس فیصد جو نمبر تھے،وہ آپ نے مقرر کئے تھے؟وہ کہتے ہیں کہ پچاس فیصد نمبر کا حصول مقامی سلیکشن کمیٹی نے متعین کیا۔ سر، میں یہ پوچھتا ہوں کہ Criteria جو ہوتا ہے وہ آپ یہاں سے بنا کر ان کو ایک گائیڈ لائن دیتے ہیں کہ آپ کے میٹرک کے نمبر Count ہوں گے، آپ کے پی ٹی سی کے نمبر Count ہوں گے۔ Suppose آپ نے ایف ایس سی کیا ہے، ساتھ بی اے کیا ہے، تو یہ پچاس پرسنٹ نمبر بہت بڑی چیز ہے، اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ پراسس صحیح نہیں ہوا کیونکہ آپ کے پاس صرف پانچ نمبر تھے۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: There is no provision in this regard.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اور آپ نے اس میں پچاس دیدیئے تو آیا اس کے پاس یہ اختیار کیسے آگیا؟

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، رولز میں بھی یہ Provision نہیں ہے، آپ درست فرما رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر،اس میں مجھے۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: عبدالاکبر خان، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ سکریننگ ٹیسٹ قانونی ہے؟

جناب قائمقام سپیکر: بابک صاحب، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، مهربانی۔ دا سکريننگ ټيسټ چه دے ، دا تاسو ته پته ده ، اسرار خان چه څنګه خبره کوی ، دا مارکس په Criteria کښے شامل نه دی او زما یقین دا دے چه اسرار خان او بیا عبدالاکبرخان صاحب په دے باندے زمونږ نه هم ډیر زیات ښه پوهیږی ، تاسو اوګورئ چه زمونږ څومره ډسټرکټ کیډر دی ، مثال پی ایس ټیز دی یا ډی ایمز دی ، پی ای ټیز دی ، سی ټیز دی ، څومره ډسټرکټ کیډر چه زمونږ ټیچنګ کیډر کښے دی ، په هغے کښے د کوالیفیکیشن چه کوم مارکس دی ، د Experience یا د سکریننګ مارکس چه دی ، هغه په هغه Appointment criteria کښے شامل نه دی۔ سکریننګ دا خود ټولو د اپوائنټمنټ د پاره سکریننګ ډیر ضروری دے ، په ټول ډسټرکټ کښے دا د سکریننګ مارکس دی او زه دا هم دے هاؤس ته انفارمیشن ورکوم چه اوس به زمونږ ټول سکریننګ ټیسټ چه دے ، هغه به د'ایټا' د لاندے کیږی ، تر اوسه

پورے بہ پہ ډسټرکټ کښے کیدہ نو دا مارکس پہ هغه Appointment criteria کښے شامل نه دی، لهذا دا سکریننگ ټیسټ دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتاہوں کہ اگر آپ سکریننگ ٹیسٹ کرکے شارٹ لسٹ کررہے ہیں اور مثال کے طور پر ایک Candidate ہے کہ جو میرٹ کوالیفائی کرتا ہے، آپ شارٹ لسٹنگ میں اس کو نکال دیتے ہیں تو یہ غلط ہو گیا نا، شارٹ لسٹنگ کا مطلب تو یہ ہو گیا، اگر آپ کے Hundred candidates آئے ہیں اور اگر آپ کے پچاس Candidate نے پچاس فیصد مارکس لیے اور باقی پچاس کو آپ نے نکال لیا تو اسی پچاس جن کو آپ نے نکال لیا، اسی پر میرٹ کوالیفائی کر رہے ہیں، کوئی تو۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، سکریننگ ٹیسٹ پالیسی میں تو ہے ہی نا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زہ بہ جواب، زہ بہ خبرہ اوکړم۔

جناب قائمقام سپیکر: وہ کمیشن کی پالیسی میں بھی ہے اور رولز میں ہے نا، سکریننگ ٹیسٹ کرتے ہیں۔ فرض کریں In case آپ کے پاس چار پوسٹیں ہیں اور اس کیلئے دو سو Apply کرلیں تو اس کا سکرین ٹیسٹ اس لئے ہوتا ہے کہ اس کو شارٹ لسٹ کرلیں تاکہ Competent لوگ آگے آجائیں اور یہ رولز میں ہے، پبلک سروس کمیشن کے رولز میں بھی آپ دیکھ لیں اور پالیسی میں بھی ہے۔ سکرین ٹیسٹ ہے، یہی وجہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن والے سکریننگ ٹیسٹ کرتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو Already پبلک سروس کمیشن والے ٹیسٹ لیتے ہیں، یہاں پر آپ میرٹ بھی کرتے ہیں کہ صرف کوالیفیکیشن کا جو میرٹ ہے، اسی پر آپ اپوائنٹمنٹ کرتے ہیں، ادھر Exam تو نہیں ہوتا، ادھر تو Exam نہیں کر سکتے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ بالکل میں بھی ان سے Agree کرتا ہوں اور میری جو مشکلات ہیں، وہ یہ ہیں کہ ڈی آئی خان میں یہ مرحلہ جاری ہے تو کیا اگر ہم اس قسم کے اختیارات ان کو

دیدیں کہ ایک بندہ میرٹ پر کوالیفائی کرے گا لیکن پچاس پرسنٹ نمبر پر آپ سکریننگ میں اس کو Devalue کرتے ہیں تو پھر وہ کوالیفائی نہیں کرے گا، تو سر، میرے خیال میں یہ۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: پچاس نمبر نہیں ہیں، نمبر نہیں ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نمبر اگر نہیں ہیں تو سر، مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: یہ نمبر غلط ہیں، یہ کوئی Provision نہیں ہے، رولز میں، نمبر اس میں نہیں ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو پھر سر، چیئر کی طرف سے جب رولنگ آرہی ہے تو یہ ان کو۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: یہ تو ان کے ہاتھ میں آپ نے دے دیا کہ Pick and choose کریں جن کو پچاس نمبر دیکر یہ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہی بات ہے نا، سر۔

Mr. Acting Speaker: I agree with you, please extend that there is no provision.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، یو منټ تاسو ما له را کړئ۔

ملک قاسم خان خٹک: یو منټ، سپیکر صاحب! یو منټ۔

جناب قائمقام سپیکر: اچھا، ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: زما ریکویسټ دغه دے چه عبدالاکبر خان صاحب، اسرار اللہ گنډاپور صاحب ډیر اهم طرف ته توجه کړے ده، پچاس فیمیل ایم اے، ایم ایس سی په دیکښے نظر انداز شوی دی او دومره غلط۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: تاسو په دیکښے نور څه غواړئ؟

ملک قاسم خان خٹک: زه دا غواړم او بابک صاحب ته ریکویسټ کوم، مونږ خو هسے هم ګوره تا ته دا ریکویسټ کوؤ چه دا د کمیټئ ته حواله کړی چه پته اولګی، د ټول ډیټیل به پته بیا اولګی پکښے، زه بشیر بلور صاحب ته ریکویسټ کوم چه دا د دوئ خو د حق خبره ده، ډیر زبردست او چه دوئ ته پته اولګی چه د میرټ سره څه شوی دی؟ ریکویسټ در ته کوم، Access نه کوم۔

جناب قائمقام سپیکر: بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے ده چه ما په دے فورم باندے مخکښے هم دا خبره کړے وه چه مونږ د هغه افسر چه خدائے مه کړه که هغه رولز Violate کوی یا هغه د میرټ خلاف وی، مونږ نه د هغه وکالت کوؤ، نه د هغه دلالت کوؤ، بهرحال دا یو Criteria روانه ده، اوس مونږ دا Change راوستلو چه 'ایټا' به دا سکریننګ ټیسټ کوی، دا یو Criteria روانه وه، بهرحال په دے باندے زمونږ Observation وو ځکه دا سکریننګ ټیسټ چه دے، دا مونږ' ایټا 'ته ورکړو۔ پاتے د ملک صاحب خبره شوه، دوئ چه څنګه خبره کوی چه پچاس فیمیل سره زیاتے شوے دے، دوئ د مونږ ته لسټ راکړی، مونږ به د هغے د پاره کمیټی جوړه کړو که واقعی داسے شوی وی، زه ملک صاحب ته ایشورنس ورکوم چه انشاء اللہ مونږ به د هغه ای ډی او خلاف ایکشن اخلو۔

ملک قاسم خان خټک: ګوره جی، دا د میرټ خبره ده، دوئ په دے باندے خپله دا Observe کړه چه دا غلط شوی دی، زه دا غواړم چه دا کمیټئ ته ریفر کړے شی۔

Mr. Acting Speaker: Let us ask the House. Is it the desire of the House to refer the Question No.1091 to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: Yes.

Mr. Acting Speaker: Those who against it may say 'No'.

Voices: No.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! زه ریکویسټ کوم، ما فلور آف دی هاؤس دا ایشورنس ورکړو، سپیکر صاحب، په فلور آف دی هاؤس چه-----

جناب قائمقام سپیکر: پروسیډنګز مخکښے لاړو، ټهیک ده پروسیډنګز مخکښے لاړو، اوس هغه آواز د No یو راغلو۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: بشیر بلور صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

سینیئر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر صاحب، اگر No کی آواز کم آئی ہے تو آپ گنتی کرالیں، منسٹر صاحب جو کہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں، آپ ووٹ کروالیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، کوئی No ہم نے نہیں کیا تو۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: No کی آوازیں بہت زیادہ ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، آواز کی بات نہیں، آپ گنتی کرائیں نا جی، آواز تو اب ہمارے ممبروں نے صبح چائے نہیں پی ہے، انہوں نے No نہیں کہا، Yes بھی نہیں کر سکے۔ انہوں نے چائے نہیں پی ہے، تو ہم اس کے کوئی وہ نہیں ہیں جی۔

ملک قاسم خان خٹک: ایشورنس به دے ما ته راکوی، دے به د هغوی خلاف ایکشن اخلی۔

جناب قائمقام سپیکر: (قہقہہ) بابک صاحب، پلیز ایشورنس ورکړه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، په پښتو کښے خو مو ایشورنس ورکړے دے که په انګریزئ کښے غواړی چه په انګریزئ کښے ورته ایشورنس ورکړم او ډیره په شډله او ډیره په Typical پښتو کښے مے ورته ایشورنس ورکړو چه ملک صاحب، که تاسو دا پنځوس کسان ګنړئ چه واقعی دوئ سره زیاتے شوے دے، تاسو مونږ ته دا لسټ راکړئ، مونږ به کمیټی جوړوؤ انشاء اللہ، زه ایشورنس درکومه چه مونږ به د هغه ای ډی او خلاف ایکشن اخلو انشاء اللہ که خیر وی۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Now coming to the next Question, Ms. Musarat Shafi Advocate Sahiba, not present. Next Question, Israrullah Khan Gandapur Sahib, please your Question number?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 1097۔

جناب قائمقام سپیکر: جی۔

* 1097 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی ڈسٹرکٹ آفیسر (زنانہ) کی زیر نگرانی علاقہ درابن میں سکولز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر (زنانہ) سکولوں کا معائنہ بھی کرتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز میں بعض سکولز بند پڑے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ڈسٹرکٹ آفیسر زنانہ تحصیل کلاچی نے 18 فروری 2008 سے تا حال جن جن سکولوں کا معائنہ کیا ہے، ان سکولوں کے نام بمعہ محل وقوع اور یونین کونسل کی تفصیل بتائی جائے؛

(ii) تحصیل کلاچی کے علاقہ درابن کے جو سکولز بند پڑے ہیں، ان کے نام بمعہ محل وقوع اور یونین کونسل کی تفصیل بتائی جائے، نیز حکومت بند سکولوں کو چالو کرنے کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں، بعض سکولز Non functional ہیں۔

(د) (i) لسٹ ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) لسٹ ایوان میں پیش کی گئی۔

حکومت بند سکولوں کو چالو کرنے کیلئے حتی الوسع کوشش کر رہی ہے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Any supplementary question, please?

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جی سر، اس میں میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ یہ جو ڈی ڈی او صاحبہ ہے سر، انہوں نے جو Facts and figures دیئے ہیں کہ میں نے 33 سکولوں کا 18 فروری 2008 سے لیکر اب تک معائنہ کیا ہے، یہ بالکل غلط ہے کیونکہ آپ اس میں Reasons اور Remarks دیتے ہیں، وہ جو کالمز ہیں، وہ بالکل صاف پڑے ہوئے ہیں۔ سامنے انہوں نے لکھا ہے Frequently visit اور میرے حلقے میں تقریباً کوئی دو سو سکولز ہیں تو صرف 33 سکولوں کا آپ Visit کرتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ Annually آپ نے پندرہ سولہ سکولوں کا Visit کیا ہے اور اس کے علاوہ جن سکولوں میں وہ نہیں گئیں، تو وہ کہتی ہیں کہ وہاں پر سیکیورٹی دیں، الیکٹرسٹی دیں، اسی وجہ سے وہ Non functional ہیں تو

سر، اگر ہم پورا اے ڈی پی ان کی مرضی پر بنائیں تو پھر یہ سکول بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ مہربانی کرکے اس کے متعلق کوئی کارروائی کرلیں کیونکہ وہ جو ہے، وہ Visit بالکل ہی نہیں کرتیں اور صرف ڈی آئی خان میں بیٹھی رہتی ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب بابک صاحب، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی سپیکر صاحب۔ دا تاسو اوگورئ چه مونږ اکثر د سټرکټس کښے چه کوم آفیسرز دی، که هغه ای ډی اوز دی، که ډی ډی اوز دی یا ډی اوز دی، سپیکر صاحب، هغوی Surprisingly مختلفو سکولونو ته Visits هم کوی، مونږ سره سپیکر صاحب یوه مسئله ده، مونږ سره په ډیے د سټرکټس کښے Mobility services چه دی، هغه بالکل د نیشت برابر دی، د هغے باوجود زمونږ آفیسرز چه دی، هغوی کوشش کوی چه نورو ضلعو ته، Sorry، ضلع کښے دننه نورو سکولونو ته هغوی Visit اوکړی، بهرحال انشاء الله څنګه چه اسرار خان خبره کړے ده، مونږ به ډائریکټیوز ایشو کړو چه دا خپل Surprise visits انشاء الله دا ټول آفیسرز چه دی، دا به تیز هم کړی او د سکولونو حالت چه دے یا جانچ پړتال چه دے، دا به هم انشاء الله تیز کړو۔

جناب قائمقام سپیکر: ټهیک شوه۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ټهیک شوه جی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Next Question, Mufti Janan Sahib, not present. Next, Sardar Shamoon Yar Khan, not present. Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, not present. Again Mr. Muhammad Zamin Khan Advocate, not present. Muhtarma Uzma Khan Sahiba, not present.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

933 _ جناب محمود عالم: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان کی تحصیل پالس کی یونین کونسل بٹیڑھ کے مقام پر ہائر سیکنڈری سکول موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں سیکنڈری کلاسز کو پڑھانے کیلئے اساتذہ موجود ہیں؛

(ج) اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ہائر سیکنڈری سکول کتنے عرصے سے قائم ہے؛

(ii)مذکورہ سکول میں اگر سیکنڈری کلاسوں کو پڑھانے والے اساتذہ موجود ہیں تو پھر سیکنڈری کلاسیں کیوں شروع نہیں کی گئی ہیں، نیز اگر اساتذہ موجود نہیں تو حکومت کب تک مذکورہ سکول میں اساتذہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ سکول میں سیکنڈری کلاسز کو پڑھانے کیلئے دس میں سے صرف تین اساتذہ موجود ہیں۔

(ج) (i) مذکورہ سکول سال 2009ء سے قائم ہے۔

(ii) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ سکول میں ہائر سیکنڈری کلاسز کیلئے ستمبر 2010 سے داخلے شروع ہیں اور اس وقت 21 طلباء فرسٹ ایئر میں زیر تعلیم ہیں۔ حکومت بہت جلد مذکورہ سکول میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

1000 _مفتی سید جانان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں حالیہ فوجی آپریشن کی وجہ سے بعض سکول بند پڑے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت کی توجہ مبذول کرانے کے باوجود محکمہ نے مذکورہ سکولوں کو کھولنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) محکمہ مذکورہ سکولوں کو کھولنے کیلئے کوئی متبادل طریقہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ بند سکولوں کی وجہ سے بچوں کا قیمتی سال ضائع ہو رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) محکمہ نے مذکورہ سکولوں کو کھولنے کیلئے جو اقدامات کئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	اقدامات

1	گورنمنٹ ہائی سکول طورہ اوڑی ہنگو	گورنمنٹ ہائی سکول طورہ اوڑی ہنگو کو Armed forces نے Occupy کیا ہے تو ہم نے ایمرجنسی بنیاد پر سکول ہذا کو گورنمنٹ پرائمری سکول مصلی راز غی طورہ اوڑی میں فنکشنل کیا ہے اور 5 عدد ٹینٹس طلباء کیلئے فراہم کئے ہیں۔
2	گورنمنٹ ہائی سکول شاہو خیل	سکول ہذا کو بم دھماکہ سے منہدم کیا گیا تھا اب طلباء کیلئے 5 عدد ٹینٹس فراہم کئے گئے ہیں اور سکول کو فنکشنل کیا گیا ہے۔
3	گورنمنٹ پرائمری سکول شاہو خیل	سکول ہذا کو بم دھماکہ سے منہدم کیا گیا تھا اب طلباء کیلئے 4 عدد ٹینٹس فراہم کئے گئے ہیں اور سکول کو فنکشنل کیا گیا ہے۔
4	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شاہو خیل	سکول ہذا کو بم دھماکہ سے منہدم کیا گیا تھا اب طلباء کیلئے دو عدد ٹینٹس فراہم کئے گئے ہیں اور سکول فنکشنل ہے۔
5	گورنمنٹ پرائمری سکول طورہ غنڈی طورہ اوڑی	طلباء کو دوسرے نزدیکی سکولوں میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔
6	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ثناوڑی علی خیل	سکول ہذا کو Armed forces نے Occupy کیا ہے اور سکول کو ایک پرائیوٹ بلڈنگ میں فنکشنل کیا گیا ہے۔
7	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شاہو خیل بازار	طلباء کیلئے 2 عدد ٹینٹس فراہم کئے گئے ہیں اور سکول کو فنکشنل کیا گیا ہے۔

(ii) جی ہاں، محکمہ نے مذکورہ سکولوں کو کھولنے کیلئے متبادل طریقہ اختیار کیا ہے، اس کی تفصیل (ب) جز نمبر (1) کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں۔

1001 _ <u>مفتی سید جانان:</u> کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف شہروں میں بے سہارا بچے اور بچیاں رہائش پذیر ہیں جو کہ مالی مشکلات کی وجہ سے حصول تعلیم سے محروم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت نے گزشتہ دوسالوں کے دوران مذکورہ بچوں اور بچیوں کی تعلیم کے بارے میں کیااقدامات کئے ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی ہاں، یہ درست ہے لیکن بے سہارا بچوں کا ریکارڈ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے، لہذا محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجوع کیا جائے۔

(ب) چونکہ مذکورہ بچے اور بچیوں سے متعلق معلومات محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس ہیں، لہذا اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ سے رجوع کیا جائے۔

1034 _ مفتی سید جانان: کیاوزیرایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع ہنگو تحصیل ٹل طورہ وڑی یونین کونسل میں سکول موجود ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں اکثر اساتذہ غیر حاضر رہتے ہیں;

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہو تو:

(i) 2009ءاور2010ءمیں مذکورہ سکولوں کے جملہ سٹاف بمعہ اساتذہ کی سالانہ حاضریوں کاریکارڈ فراہم کیاجائے اور حکومت نے مسلسل غیر حاضر اساتذہ کے خلاف کیااقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ سکولوں میں اکثر اساتذہ حاضر رہتے ہیں جبکہ چند ایک غیر حاضر رہتے ہیں۔

(ج) (i) چونکہ یونین کونسل طورہ وڑی ضلع ہنگو کے شمال مغرب میں متصل ایجنسی کے ساتھ واقع ہے جہاں 10-2009 میں طالبانائزیشن کادور دورہ تھا، آئے روز مختلف قسم کے واقعات رونما ہوئے تھے جو قتل، اغواء، ڈکیتی پر مشتمل تھے، یقیناً یہاں سرکاری ملازمین خاص کر غیر مقامی اساتذہ کیلئے ڈیوٹی دینا بہت مشکل تھا، تاہم مجموعی طور پر اساتذہ کی حاضری تسلی بخش رہی، البتہ دو اساتذہ نعمت اللہ خان ایس ای ٹی جو ضلع بنوں سے تعلق رکھتا ہے مسلسل غیر حاضر رہا، جس کی تنخواہ مارچ 2010 میں بند کر دی گئی اور اس کے گھر کے پتے پر غیر حاضری کے تین نوٹس بھیجے گئے اور آخر کار حالات کی نزاکت اور غیر مقامی ہونے کی وجہ سے اسے گورنمنٹ ہائی سکول طورہ وڑی سے گورنمنٹ مڈل سکول میروباک تبدیل کیا گیا اور ایک مقامی استاد

احمد سعید ولد خائستہ خان سکنہ طورہ وڑی گورنمنٹ پرائمری سکول طورہ وڑی سے مسلسل غیر حاضر رہا، اس کی تنخواہ یکم جنوری 2010 سے بند کر دی گئی ہے اور اسے گھر کے پتے پر غیر حاضری کے تین نوٹس بھیج دیئے گئے اور انکوائری کیلئے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول دوآبہ کے پرنسپل کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا، انکوائری آفیسر نے استاد احمد سعید کی غیر حاضری کو بغیر تنخواہ چھٹی میں تبدیل کرنے کی سفارش کی ہے۔

1057 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل طورہ وڑی تحصیل ٹل میں گورنمنٹ ہائی سکول موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سکول فوج کے زیر استعمال ہونے کی وجہ سے بند ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سکول میں طلباء کی تعداد کتنی ہے، ہر کلاس کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ سکول میں اساتذہ کی تعداد بھی فراہم کی جائے؛

(iii) آیا سکول کیلئے متبادل جگہ کا انتظام کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔ چونکہ سکول بلڈنگ فوج کے زیر استعمال ہے، لہذا طلباء کی پڑھائی کیلئے متبادل انتظام کیا گیا ہے۔

(ج) (i) مذکورہ سکول میں طلباء کی کلاس وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	جماعت	طلباء کی تعداد
1	ششم	91
2	ہفتم	44
3	ہشتم	44
4	نہم	35
5	دہم	34
کل		248

(ii) مذکورہ سکول میں اساتذہ کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

تعداد	نام پوسٹ	نمبر شمار	تعداد	نام پوسٹ	نمبر شمار
01	پی ای ٹی	5	03	ایس ای ٹی	1
01	ڈی ایم	6	04	سی ٹی	2
01	قاری	7	01	اے ٹی	3
			01	ٹی ٹی	4

(iii) جی ہاں، مذکورہ سکول کے طلباء کو گورنمنٹ پرائمری سکول موصلی راز غی میں منتقل کیا گیا ہے، اس میں چار کمرے ہیں اور پانچ عدد ٹینٹ بھی فراہم کئے گئے ہیں، طلباء کی پڑھائی جاری ہے۔

1085 _ سید قلب حسن: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے حلقہ پی ایف 38 میں سکولز موجود ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری نہیں ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع کوہاٹ کے حلقہ پی ایف 38 میں کل کتنے سکولز ہیں، مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی کل کتنی آسامیاں خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) یونین کونسل اور اوپن میرٹ میں بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) ضلع کوہاٹ کے حلقہ پی ایف 38 میں کل 239 سکولز ہیں، مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی کل 77 آسامیاں خالی ہیں، تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) اوپن 60%، یونین کونسل 40% (صرف پی ٹی سی اساتذہ کیلئے)، باقی اساتذہ کی بھرتیاں اوپن میرٹ پر کی جاتی ہیں۔

1096 _ محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع کوہاٹ میں 2008 تا 2010 مختلف گریڈ جس میں سی ٹی، پی ٹی سی، ایس ایس، جونیئر کلرک اور کلاس فور کی خالی آسامیاں موجود تھیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کیلئے تقریباً پانچ چھ ماہ قبل ٹیسٹ وانٹرویو ہوئے تھے اور ان پر بھرتیاں بھی ہو چکی ہیں؛

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ خالی آسامیاں کتنی اور کس کس گریڈ کی تھیں، 2008 سے 2010 تک کتنی آسامیاں اب تک خالی اور کتنی پر ہو چکی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ آسامیوں پر کس فارمولے/طریقہ کار کی بنیاد پر تعیناتیاں ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) مذکورہ خالی آسامیاں مختلف گریڈ کی تھیں جن میں سی ٹی، پی ٹی سی، ایس ایس، جونیئر کلرک اور کلاس فور کی آسامیاں شامل تھیں، تفصیل درج ذیل ہے:

ایس ایس: ایس ایس کی تقرری پبلک سروس کمیشن کے ذریعے عمل میں آتی ہے، کوہاٹ میں اس وقت 40 آسامیاں (مردانہ/زنانہ) خالی ہیں۔

سی ٹی: 2008 میں 26 (مردانہ/زنانہ)، 2009 میں 09 زنانہ اور 2010 میں 15 مردانہ تقرریاں کی گئیں۔

پی ایس ٹی: 2008 میں کوئی تقرری عمل میں نہیں لائی گئی، 2009 میں 48 مردانہ اور 2010 میں 31 زنانہ تقرریاں عمل میں لائی گئیں۔

جونیئر کلرک: 2008 میں 17 اور 2009 میں 15 تقرریاں کی گئیں جبکہ 2010 میں کوئی تقرری نہیں کی گئی۔

کلاس فور: 2008 میں 25 تقرریاں کی گئیں، 2009 میں کوئی تقرری نہیں کی گئی اور 2010 میں 50 تقرریاں کی گئیں۔

(ii) مذکورہ بالا آسامیوں پر درجہ ذیل طریقہ کار کی بنیاد پر تقرریاں کی گئیں:

سی ٹی: 75% بیچ وائز، 25% اوپن میرٹ، 2% معذور کوٹہ۔

پی ایس ٹی: 40% یونین کونسل وائز، 60% اوپن میرٹ، 2% معذور کوٹہ، 5% متاثرین زلزلہ۔

جونیئر کلرک: جونیئر کلرک 100% اوپن میرٹ۔

کلاس فور: 25% ریٹائرڈ/فوت شدہ ملازمین، 75% اوپن میرٹ جن میں لینڈ اونرز کو ترجیح دی گئی ہے۔

1098 ۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں دوسرے مذاہب کے تعلیمی ادارے موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان اداروں میں مسلم اساتذہ موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو غیر مسلم اداروں کی تعداد اور ان میں متعین مسلم اساتذہ کے نام اور پتے فراہم کئے جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ میں دوسرے مذاہب کے تعلیمی ادارے موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے بعض تعلیمی اداروں میں مسلم اساتذہ بھی پڑھاتے ہیں۔

(ج) غیر مسلم اداروں کی تعداد اور ان میں متعین مسلم اساتذہ کے نام اور پتے کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

1099 ۔ سردار شمعون یار خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع ایبٹ آباد کے افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری گاڑیاں قابل استعمال حالت میں نہیں ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری گاڑیوں کی مرمت کیلئے حکومت سالانہ گرانٹ بھی دیتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ گاڑیاں کس حالت میں ہیں، گاڑیوں کی مرمت کیلئے سالانہ کتنا فنڈ فراہم کیا جاتا ہے، تمام گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا حکومت ناقابل استعمال گاڑیوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) (i) صرف ایک گاڑی اچھی حالت میں ہے اور باقی ابتر حالت میں ہیں کیونکہ گزشتہ بیس پچیس سال سے ضلع ایبٹ آباد کے دور دراز علاقوں کے دشوار گزار راستوں پر چلنے کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو چکی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

S.No.	Office.	Vehicles.	Expdt.2008-09
1.	EDO (E&SE)	4	Rs. 349997/-
2.	DDO (Pry)	2	Rs. 45000/-

(ii) جی ہاں۔

1119 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے مورخہ 27 مارچ 2008ء کو ڈائریکٹر نظامت تعلیم کی وساطت سے 22 ایس ای ٹی اساتذہ کی پانچ سالہ اے سی آر پیش کرنے کیلئے خط لکھا تھا تاکہ ان کو سبجیکٹ سپیشلسٹ کے عہدہ پر ترقی دی جاسکے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایس ای ٹی کے اے سی آرز سیکرٹری ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے پاس ہے اور ابھی تک ان پر کارروائی نہیں ہوئی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پالیسی کے تحت پچاس فیصد خالی پوسٹوں پر ایس ای ٹی کا حق بنتا ہے، نیز مذکورہ پالیسی تاحال برقرار ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ خط کی کاپی اور اس کے بعد تاحال ہونے والی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں، بلکہ ڈائریکٹر نظامت تعلیم کو 22 ایس ای ٹیز کو بطور سبجیکٹ سپیشلسٹ محکمانہ پروموشن کمیٹی کی سفارش پر ترقی دینے کی غرض سے ورکنگ پیپرز پیش کرنے کیلئے مراسلہ ارسال کیا گیا۔

(ب) مذکورہ ورکنگ پیپرز ڈائریکٹر نظامت تعلیم سے موصول ہوئے مگر چونکہ از روئے قواعد ایس ای ٹیز کی بحیثیت سبجیکٹ سپیشلسٹ ترقی کی کوئی گنجائش موجود نہیں، اس لئے ان 22 ایس ای ٹیز کی ترقی کا کیس محکمانہ پروموشن کمیٹی کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

(ج) جی نہیں۔

(د) مذکورہ مراسلے کی نقل اور کیس کا قواعد کی روشنی میں جائزہ لینے کے بعد ڈائریکٹر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو لکھے گئے مراسلے کی نقل ایوان میں پیش کی گئی۔ محکمہ ہذا کے سروس رولز کے تحت سبجیکٹ سپیشلسٹ کی تمام پوسٹوں پر کمیشن کی سفارش پر بھرتی کیجاتی ہے۔ مزید براں جو سبجیکٹ سپیشلسٹ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوئے تھے، ان کی پوسٹوں کو ریگولرائز کیا گیا ہے۔

1123 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر پائیں میں اکثر اساتذہ سکولوں سے غیر حاضر رہتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر پائیں کے ذمہ دار افسران مختلف اوقات میں سکولوں کی چیکنگ کرتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) 2009-10 کے دوران مختلف افسران نے کتنے سکولوں کے دورے کئے ہیں اور اس دوران کتنے غیر حاضر اساتذہ کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؛

(ii) ان مذکورہ دوروں کے دوران سرکاری خزانے سے نکالی گئی رقم کی تفصیل ماہانہ کی بنیاد پر ٹی اے/ڈی اے اور پی او ایل کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) 2009-10 کے دوران مختلف افسران نے تقریباً 265 سکولوں کے دورے کئے ہیں اور 236 اساتذہ کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل درجہ ذیل ہے:

1	تنخواہ کی کٹوتی	74

30	تنخواہ کی بندش	2
64	شوکاز نوٹس	3
37	تنبیہ	4
04	معطلی	5
20	برخاستگی	6
07	زیر انکوائری	7
236		ٹوٹل

(ii)ٹی اے/ڈی اے اور پی او ایل کیلئے تاحال بجٹ مختص نہیں کیا گیا ہے، اس وجہ سے مذکورہ مد میں سرکاری خزانے سے کوئی رقم نہیں نکالی گئی ہے، لہذا تفصیل فراہم کرنا ضروری نہیں۔

1252 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم نے جون 2008 سے جون 2010 تک ضلع دیر لوئر میں اساتذہ کی بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کو اخبار میں مشتہر کیا گیا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام بھرتیاں میرٹ پر کی گئی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عرصے کے دوران بھرتی شدہ اساتذہ کا تعلیمی ریکارڈ اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے، نیز اخبار کے اشتہار کی کاپیاں بھی فراہم کی جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) مذکورہ عرصے کے دوران بھرتی شدہ اساتذہ کا تعلیمی ریکارڈ، میرٹ لسٹ اور اخبار کے اشتہار کی کاپیاں فراہم کی گئیں۔

اراکین کی رخصت

Mr. Acting Speaker: Leave applications of the honourable MPA.s:

(1) Mr. Sanaullah Khan Miankhel 01-02-2011 & 02-02-2011;
(2) Dr. Zakirullah Khan, honourable MPA, 01-02-2011 & 02-02-2011;
(3) Mr. Humayun Khan, Minister for Finance 01-02-2011;
(4) Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, honourable MPA 31-01-2011 & 01-02-2011;
(5) Mr. Munawar Khan, honourable MPA 01-02-2011 & 02-02-2011;
(6) Muhtarma Sitra Ayaz Sahiba, Minister for Social Welfare 01-02-2011;
(7) Syed Murid Kazim Shah, Minister for Revenue 01-02-2011;
(8) Mr. Anwar Khan, honourable MPA 01-02-2011; and
(9) Mr. Wajeeh-uz-Zaman Khan, MPA 01-02-2011 & 02-02-2011.
Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The Leave is granted. Mr. Israrullah Khan Gandapur, what is your FR?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ رول 25 اگر آپ دیکھ لیں۔

Mr. Acting Speaker: One minute. Which rule are you refering?
Mr.Israrullah Khan Gandapur: Rule 25.
Mr. Acting Speaker: Twenty five.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

Mr. Acting Speaker: Twenty five, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں اگر رول کو دیکھیں جو Outstanding business ہوتا ہے، At the conclusion of the day اس کے متعلق اس میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے اور اس کا جو آخری پیرا ہے، کل آپ نے چونکہ سیشن کو ایڈجرن کر دیا تھا، With the consent of the House تو اس میں یہ ہے، سر میں سارا پڑھ لیتا ہوں: "All business appointed for any day and not disposed of before the termination of the sitting, shall stand over until the next day available for such class of business, or until such other day in the session so available, as the Member-in-charge of the business may desire; but یہاں سے سر، Private Members' business so standing over shall have no priority، اگر Outstanding ہوا on

چونکہ میری جوایڈ جرنمنٹ موشن تھی سر، such day unless it has been commenced اس پہ ڈسکشن شروع ہو گئی تھی In which case it shall only have priority over "Private Members' business fixed for such day تو سر، یہ جو ہم نے سوالات وغیرہ Take up کر لیئے، یہ چونکہ پرائیویٹ ممبر بزنس تھا تو میری اس میں اسوقت یہ گزارش تھی، ابھی تو اس سٹیج سے ہم نکل آئے ہیں کہ چونکہ وہ جو کل کی Outstanding تھی، وہ Commence ہو گئی تھی تو اس حوالے سے سر، میری گزارش تھی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کراتا ہوں اور وہ آج آپ سے Decision بھی لینا اور تین سال ہمیں یقین دہانیاں کرائی گئیں اور ان یقین دہانیوں پر عمل نہیں ہوا اور وہ ایک Genuine مسئلہ ہے، پورے صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کا اور اس کا تعلق بجلی کے ساتھ ہے۔ ہمارے ہاں صوبے میں لوڈ شیڈ نگ ہوتی ہے اور بغیر کسی شیڈول کے لوڈ شیڈ نگ ہوتی ہے اور جب ہم یہ بات کرتے ہیں تو ہمارے حکمران ساتھی ناراض ہو جاتے ہیں تو آپ ناراض نہ ہوں اور یہ آپ کا اور ہمارا مشترکہ موقف ہے، اگر ہمارے ہاں اضافی بجلی نہیں ملتی اور اگر ہمیں مفت یونٹ نہیں ملتے تو کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے کہ ہمارا صوبہ یا تو لوڈ شیڈ نگ فری صوبہ بن جائے اور یا اگر لوڈ شیڈ نگ فری صوبہ نہیں بنتا تو پنجاب اور سندھ کے مقابلے میں ہماری لوڈ شیڈ نگ کم ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، ہمارا وہ صوبہ ہے کہ ہمارے ہاں سے بجلی پیدا ہوتی ہے اور پورے ملک کو Provide کرتے ہیں۔ میں فیڈریشن کے خلاف بات نہیں کرتا، میں اپنے حق کیلئے رونا چاہتا ہوں کہ خدا کیلئے مجھے میرا حق دے دیا جائے۔ میں ایک منٹ بھی زیادہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان سے نہیں مانگتا، میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس کے برابر دے دیا جائے اور ہم پہ رحم کیا جائے۔ جناب سپیکر، اگر پنجاب میں لوڈ شیڈ نگ کم ہو رہی ہے اور اگر سندھ کے اندر اور بلوچستان میں کم ہو رہی ہے اور سندھ میں KESC ایک اچھی مثال پیش کرتی ہے اور ہم وہ مثال پیش نہیں کر سکتے تو مجھے معاف کیجئے، میں حکمران ساتھیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے عوام کے مسائل کم نہیں کئے تو کل عوامی

عدالت میں آپ نے جانا ہے۔ آپ کا یہ نعرہ نہیں تھا کہ ہم سو یونٹ مفت دیں گے؟ آپ کا یہ نعرہ نہیں تھا کہ ہم سستی بجلی دیں گے اور آپ کا یہ نعرہ نہیں تھا کہ ہم یہاں لوڈ شیڈنگ ختم کریں گے یا کم کریں گے؟ میں آپکو اشتعال میں نہیں لانا چاہتا، میں آپ کو طعنہ نہیں دینا چاہتا لیکن مسئلہ درپیش ہے، میرے لئے بھی ہے، آپ کیلئے بھی ہے، خدا کیلئے اس آواز کو اس لئے بے اثر نہ کیا جائے کہ اپوزیشن کے لوگوں نے اس آواز کو اٹھایا ہے، خدا کیلئے اس آواز پر عمل کیا جائے۔ تین سال ہمارے پارلیمانی سال ہونے کو ہیں اور ہر سیشن میں ہمیں یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ آج چیف کو بلایا جاتا ہے، وہ بے اختیار چیف کو یہاں بلایا جاتا ہے تو وہ ہمیں کیا یقین دہانی کرائے گا؟ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ہمارا موقف مشترکہ نہیں آئے گا تو وفاق والے ہماری بات نہیں مانیں گے اور اس Opportunity سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں کہ جو Coalition partners یہاں حکمران ہیں، مرکز کے اندر بھی وہی لوگ حکومت کر رہے ہیں، اگر اتنے اچھے ماحول کے اندر ہمیں بجلی کی سہولت نہیں ملتی تو میں معافی چاہتا ہوں اور اس کے بعد جو حکومتیں آئیں گی تو اس کا اس طرح کا بندھن نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر، آج آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے محترم سپیکر صاحب قائمقام گورنر ہو گئے ہیں، ہماری ایک خواہش تھی کہ گورنر صاحب چند دنوں کیلئے باہر چلا جائے اور ہمارے سپیکر صاحب قائمقام گورنر بن جائیں تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ گورنر ہاؤس اندر سے کیسا ہے؟ آج وہ قائمقام گورنر ہیں، وہ بھی Help کریں گے اس ایوان کی آواز سے وہ منتخب نمائندہ ہیں، میں آج لفظی باتیں نہیں کرنا چاہتا، نہ لفظی یقین دہانی پر اطمینان کرنا چاہتا ہوں، آج آپ کا بھی موڈ ہے، آپ کی بھی خواہش ہے، آپ کا بھی جذبہ ہے کہ آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں، آپ کے اس جذبے سے میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں اور میں آپ کی وساطت سے بجلی کے اس عفریت کو نکیل ڈالنا چاہتا ہوں، میں آواز کو ساتھ ملانا چاہتا ہوں، میں مسلم لیگ (ق)، مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی شیرپاؤ، پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی کے تمام ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ آیئے اور ہم اس میں ایک بن جائیں، اگر ہم ایک ہوں گے اور ہمارا موقف ایک ہو گا تو اسے سیاست کی نذر ہم نہیں چھوڑیں گے۔ اس کو پوائنٹ سکورنگ کیلئے استعمال نہ کیا جائے، میں آج گزارش کرتا ہوں کہ آج لوڈ شیڈنگ کیلئے ایک جامع قدم اٹھایا جائے، اگر اس کیلئے ہمارے پورے ایوان کو واک آؤٹ کرنا پڑے تو یہ بھی ایک مثال ہو گی۔ عوام کہیں گے کہ ہمارے مسئلے پر لوگوں نے واک آؤٹ کیا، انشاء اللہ عوام

Appreciate کریں گے اور اگر ہم نے بھوک ہڑتال کیمپ قائم کیا تو یہ بھی اس کیلئے کم ہے، عوام آج دکھ سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارا کیا مداوا ہوگا؟ اگر عوام کے دکھوں کا مداوا نہیں ہوتا تو حکمران براہ مہربانی اقتدار آنے جانے والی چیز ہے، یہ کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی، آج عوام روڈوں پر چیخ رہے ہیں اور روڈوں پر بیٹھے ہوئے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: سب کو نمبر دیں گے۔ (شور) جی، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: عوام مطالبہ کرنا چاہتے ہیں کہ لوڈشیڈنگ کے عذاب سے ہمیں کب نجات دلائی جائے گی؟۔ ہمارا صوبہ جو بجلی پیدا کرتا ہے تو میرا حق بنتا ہے کہ میں اس میں آواز کروں اور میں ان کو سارے وعدے یاد دلانا چاہتا ہوں (شور) یہ بات بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میری آواز کو دبایا نہ جائے، مجھے بولنے کا موقع دے دیا جائے اور میری آواز کو بے اثر نہ کیا جائے، میں چیختے ہوئے، بلکتے ہوئے عوام کی آواز ہوں، وہ آواز آپکو سنانا چاہتا ہوں، حکمران اونچی آواز سنتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، حکمران اونچی آواز سنتے ہیں، اونچی آواز سنانے کیلئے آج تاریخی دن ہوگا۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: تاسو څه وایئ جی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): انہوں نے جو باتیں کی ہیں تو ہمیں بھی ٹائم دیں تاکہ ان کو جواب دیں نا۔

حاجی قلندر خان لودھی: دیں گے، دیں گے۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: یہ پوائنٹ آف آرڈر پر کیسے تقریریں کرتے ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ تو چوک یادگار کی تقریریں کر رہے ہیں، یہ تو کوئی اسمبلی کی بات نہیں کر رہے۔ اگر ہمیں کوئی ٹائم دیں تو ہم ان کا جواب دیں گے۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں، ہم نے منشور میں، آپ کے منشور میں کیا لکھا تھا، ہم نے تو کبھی بھی نہیں کہا کہ ہم بجلی سستی دیں گے، اس کے بعد ہمیں موقع دیں کہ ہم ان کا جواب دیں۔

جناب قائمقام سپیکر: یہ جتنے بھی سپیکرز ہیں یا جس کو میں آواز دوں تو ایک ہی پوائنٹ پر کریں، اسلئے پھر آپ سب کو ایک ہی جواب دیں گے نااور اگر ملک قاسم صاحب ایک بات کر لیں اور وہ دوسری بات تو وہی ایک Matter ہے، ایک ہی ہے۔ جی قلندر لودھی صاحب۔

(تالیاں)

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ۔ جناب سپیکر، آپ نے مجھے بڑے Sensitive مسئلے پر بات کرنے کا موقع دیا، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بولونگا اور ایک سیکنڈ میں بات ختم کرونگا۔ (شور) مجھے پتہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کی کیا اہمیت ہے، اس کا ٹائم کتنا ہوتا ہے؟ (شور) اور میں ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں اور اس پر تقریر نہیں کرنا چاہتا ہوں، میں اس کے Against ہوں لیکن وہی بات کرنی چاہیئے جو ایک دومنٹ میں مفتی صاحب نے بڑی تفصیلاً بات کی ہے، بہت اچھی بات کی ہے، ساری قوم کا یہی مطالبہ ہے اور میں اس کے ساتھ یہ تھوڑا سا اضافہ کر دوں کہ Unschedule load shedding ہے، ٹھیک ہے جتنی چادر ہے، ہم برداشت کرتے ہیں کہ ہماری چادر جتنی ہے اتنے ہی ہم پاؤں پھیلائیں گے لیکن اس پر کوئی شیڈول تو ہونا چاہیئے نا، Unscheduled تو نہ کریں نااور دوسری بات یہ ہے کہ ایک طرف بجلی نہیں ہے اور دوسری طرف واپڈا والے فری استعمال کر رہے ہیں اور انکے گھروں میں، ان کے ہاں ہیٹر بھی نہیں ہیں، اینٹیں رکھ کر ان میں تاریں لگا کے دن رات لگی رہتی ہیں تو یہ کمی کیسے پوری کریں گے؟ تو اس پر آپ ----

Mr. Acting Speaker: Bashir Ahmed Bilor Sahib, please reply them.

(شور/قطع کلامی)

جناب قائمقام سپیکر: جی، بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مفتی صاحب خبرے اوکړے ، لودھی صاحب خبره اوکړه، زه دا عرض کوم چه دا دوئ وائی چه تاسو الیکشن کښے وعدے کړے وے ، مونږ به بجلی ارزانوؤ، زه په فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چه مونږ دا سے څه وعده نه ده کړے ، دا بالکل Fully contradict کوؤ او دا غلط وائی، مونږ دا سے یوه وعده نه وه کړے ، بل دا دوئ وائی چه دا لوډ شیډنګ ختموؤ، ستاسو دور کښے ټولو نه زیات لوډ شیډنګ وو او تاسو خلقو سره وعدے کړے وے چه مونږ به شریعت راولو، شریعت مو چرته راوستو؟ تاسو دا وعده کړے وه چه مونږ به (شور) تاسو دا وعده کړے وه چه مونږ به اسمبلی چه ده، هغه به مهابت خان جمات کښے لګوؤ، خدائے شته چه ما په فلور آف دی هاؤس دلته وئیلے وو چه راځئ چه دا اسمبلی مهابت خان جمات ته یوسو خو هغه وخت سینیئر منسټر پاڅیدو، وائی چه حالات خراب دی، ما ورته وئیل چه ته به وروستو ئے او پهلا ګولئ به زه خورم ، راځه تا وعده کړے ده ما نه ده کړے۔ (تالیاں) دوئ مونږ ته وعدے ښائی، مونږ دا وایو چه دا سیاسی تقریر د نه کوی، مونږ دا وایو چه بالکل غلط شوی دی، دا لوډ شیډنګ نه دے پکار، مونږ دا وایو چه دے باندے خبره اوشی، ریزولیوشن د پاس کړے شی، متفقه ریزولیوشن د راشی خو دا سیاسی تقریرونه د دا سے نه کوی چه دوئ وعدے کوی، د خدائے فضل سره مونږ چه کومه وعده کړے ده، مونږ پوره کړے ده، مونږ د پختونخوا د نوم وعده پوره کړے ده، مونږ این ایف سی ایوارډ اغستے دے ، مونږ د خپل بجلئ پیسے اغستے دی، مونږ خپله صوبائی خود مختاری اغستے ده۔ (تالیاں) دوئ څه کړے وو، خپل پینځه کاله کښے که دوئ څه کړے وے نو خلقو به دوئ ته ووټ ورکړے وو، دوئ خو ووټ بیللے دے ، دوئ څنګه راځی او مونږ ته دا خبره کوی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Acting Speaker: Now coming to item No. 5, 'Privilege Motions': Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 131 in the House.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زه جی، په پوائنټ آف آرډر باندے دا خبره کوم۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، دا خبره کوم چه تاسو مونږ ته په لوډ شیډنګ باندے۔۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, Is that a Point of order? They are asking your ruling on this------

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، تاسو که مونږ ته لوډ شیډنګ باندے د خبرو کولو اجازت نه راکوئ نو مونږ احتجاجاً واک آوټ کوؤ۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: متفقه ریزولیوشن راوړئ، ریزولیوشن راوړئ۔

ملک قاسم خان خٹک: بس اوخو، اوخو۔

(اس مرحلہ پر متحدہ مجلس عمل کے اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

آوازیں: اوځئ، اوځئ۔

(قہقہے)

جناب قائمقام سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کمیٹی میٹنگ میں سیلاب فنڈ کے متعلق کچھ فیصلے ہوئے تھے، کافی عرصہ ہوا اور ان پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے اور تمام سکمیں متاثر ہو رہی ہیں، حکومت کا نقصان ہو رہا ہے نیز محکمہ جن سکیموں کو صحیح گردانتا ہے، محکمہ پی اینڈ ڈی ان سکیموں کو مسترد کرتا ہے۔ چونکہ ان اقدامات سے بہت نقصان صوبے کا ہو رہا ہے اور ایوان کا استحقاق بھی مجروح ہو رہا ہے، اس لئے میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ جو کمیٹیز ہیں، ان کی حیثیت ایک منی اسمبلی کی ہوتی ہے۔ چونکہ سارا ہاؤس ایک چیز کو Dispose of نہیں کر سکتا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے اور کمیٹی کی حیثیت بھی تقریباً منی اسمبلی کی ہوتی ہے۔ اب جناب سپیکر، دنیا کے ایوانوں میں جو بھی چیزیں اور جو بھی فیصلہ کمیٹی میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: میاں صاحب اور لودھی صاحب، آپ بھی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی، یہ واک آؤٹ کس طرح ہو رہا ہے؟

جناب قائمقام سپیکر: میرے خیال میں آپ بھی تشریف لے جائیں ان کو منانے کیلئے۔ جی جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کمیٹیز میں حکومت کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں اور اپوزیشن کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں، بلکہ حکومت کے نمائندے زیادہ ہوتے ہیں اور جب ایک کمیٹی فیصلہ کرتی ہے تو پھر یہ Binding ہوتا ہے کہ حکومت اس کو تسلیم کرے۔ جناب سپیکر، میں ذاتی استحقاق کی بات نہیں کر رہا ہوں، یہ میں ہاؤس کے استحقاق کی بات کر رہا ہوں اور جب میں ہاؤس کی بات کرتا ہوں تو اس سے میری مراد سارے وزراء صاحبان، اپوزیشن، بشمول وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر ایک انسٹی ٹیوشن کو آپ اتنا Minimize کرنے کی کوشش کریں، اگر ایک دوسرا انسٹی ٹیوشن اتنا Trespass کرنا شروع کردے ایک دوسرے انسٹی ٹیوشن کے معاملات میں، تو پھر اس انسٹی ٹیوشن کی کوئی حیثیت نہیں رہ جائے گی۔ جوڈیشری نے تو اپنے آپ کو Assert کر لیا، اب جناب سپیکر، Legislative کو بھی اپنی پوزیشن اور اپنی حیثیت Assert کرنا ہوگی، ورنہ اگر یہ طریقہ چلتا رہا تو میرا خیال نہیں کہ پھر اس ہاؤس کی کوئی ضرورت رہ جائے گی۔ جناب سپیکر، آپ کی صدارت میں ایک کمیٹی میٹنگ ہوئی تھی، اگرچہ سپیکر صاحب اس کمیٹی کے چیئرمین تھے لیکن وہ موجود نہیں تھے اور آپ اس میٹنگ کو Preside کر رہے تھے، آپ کی موجودگی میں اس کمیٹی نے بشمول حکومت کے وزراء نے متفقہ طور پر کچھ فیصلے کر دیئے لیکن محکمہ پی اینڈ ڈی کے نمائندے جب وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے ان سے پوچھا بھی کہ آپ کا اختیار ہے کہ آپ ان کو Implement کر سکیں گے تو انہوں نے آپ کے سامنے کہا اور وہ ریکارڈ پر ہے، اس کی ریکارڈنگ بھی ہو چکی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم ان کو Implement کریں گے لیکن تقریباً دو مہینے سے زیادہ ہوگئے ہیں، میں خوش ہوتا اگر منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہوتے، اب ایری گیشن ایک ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کا ایک وزیر ہے، اب اگر ایک ڈیپارٹمنٹ ایک سکیم کو کرنا چاہتا ہے یا ایک کام کرنا چاہتا ہے اور پی اینڈ ڈی اس کو نہیں کرانا چاہتا تو جناب سپیکر، پھر یہ ساری کمیٹی اس چیز کو Approve کرتی ہے، میں تو نہیں

سمجھتا کہ پھر اس کمیٹی کی ضرورت کیا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ پھر آپ Matters کو کمیٹی کے حوالے کیوں کرتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ یہ ہاؤس کمیٹی کو بزنس کیوں ریفر کرتا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کمیٹی اپنی پروسیڈنگز کیوں کرتی ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کمیٹی سوموٹو ایکشن کیوں لیتی ہے؟ جناب سپیکر، یہاں پر رپورٹ آجاتی ہے، یہ ہاؤس رپورٹ Adopt کرلیتا ہے اور پھر بھی محکمے ان پر عملدرآمد نہیں کرتے، اس کا Once for all آپ نے، اس ہاؤس نے ایک Decision لینا ہوگا اور اس پر Once for all۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ ارا کین اسمبلی واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Welcome back.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس ہاؤس نے بشمول وزراء صاحبان متفقہ طور پر اس چیز کا فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا یہ جو کمیٹی کے Decisions ہیں یا اسمبلی کے جو Decisions ہیں، کیا وہ Implement ہونے چاہئیں یا نہیں ہونے چاہئیں؟ اگر آپ کہتے ہیں تو میں ڈیٹیل پر جاؤں، اگر نہیں کیونکہ آپ Witness ہیں اس چیز کے، اس لئے میری درخواست ہے کہ میرے اس استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ایک دودن میں دو تین مہینے کی سزا سنائی جائے تاکہ کسی آفیسر کو جس نے بھی Violation کی ہے، تاکہ سب آئندہ کیلئے ٹھیک ہو جائیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، بیا ما له لږه موقع را کوئ، زه د لوډ شیډنګ باره کښے یو څو خبرے کوم جی۔

جناب قائمقام سپیکر: بنه جی۔ بشیر بلور صاحب، پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، څنګه چه عبدالاکبرخان خبره اوکړه چه دا پی اینډ ډی ته سکیمونه لاړ شی او هغه هلته ډراپ شی، سپیکر صاحب، پرابلم دا وی چه فنانس څومره اجازت راکوی خو داسے نه چه زه به خپل یو Proposal ورکوم چه هغه لس کروړه روپئ وی، هغه زما هلته علاقه کښے پی اینډ ډی اوګوری چه یره هغوی سره دومره ګنجائش نشته نو هغه سکیم چه دے ډراپ کوی نو په دے ډراپ کیدو باندے تا ته څه پرابلم دے؟

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، چونکہ منسٹر پی اینڈ ڈی نہیں ہیں اور بشیر صاحب اس پہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر(بلدیات): تو پھر پینڈنگ کر دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب سپیکر، اس ضمن میں میں ایک بات بتادوں کہ اس کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ سوات، دیر، چترال، شانگلہ، بونیر اور یہ جو Affected تھے وہاں جو چینلز تھے، سول چینلز، وہ تباہ ہو چکے تھے اور پھر ان علاقوں کے سارے ممبران کی ڈیمانڈ تھی کہ یہ سول چینلز کیونکہ یہ Damage ہو چکے ہیں تو اس لئے ان کو ٹھیک کیا جائے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا بشمول وزیر صاحب کہ ہم ان چینلز کو صحیح کریں گے تاکہ لوگوں کو آبپاشی کیلئے اور زمینوں کیلئے پانی مل سکے لیکن تین مہینے ہو گئے اور اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر(بلدیات): کومه خبره چه عبدالاکبرخان صاحب کوی، دا زما خیال دے چه دا خو دا سے فیصله ده چه مونږ خپله اے ډی پی کښے ستره ارب روپئ منجمد کړی دی او دے د پاره چه فلډ ایریا ته مونږ دا ټولے پیسے ورکړو، نه پوهیږو چه اوسه پورے دا درے میاشتے اوشوے چه دا ولے نه دی شوی؟ مونږ ته اعتراض نشته، دا د کمیټئ ته لاړه شی چه هلته فیصله اوشی چه دا چا زیاتے کړے دے؟

جناب قائمقام سپیکر: عبدالاکبر خان! د دے میټنګ دے په 12 باندے، هم هغه تسلسل کښے یعنی In continuation of all your meeting نو زه وایمه This should be kept pending till the next meeting.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، اس کو تو کمیٹی کے حوالے کر دیں اور اس پہ وہاں بات کر لیں گے لیکن میری درخواست ہو گی کہ آپ اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں تو اس کی میٹنگ کال کر لیں۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House to refer the privilege motion No. 131 to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those again it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; referred to Committee concerned.

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! یو ضروری وضاحت کول غواړمه۔

جناب قائمقام سپیکر: میاں صاحب، څه دی؟ میاں افتخار حسین صاحب، پلیز۔

وزیر اطلاعات: ډیره مهربانی جی۔ د ټولو نه اول خو زه د دے خپلو ملګرو چه چا واک آؤټ کړے وو، د هغوی ډیر مشکور یمه چه تشریف ئے راوړو، زمونږ ریکویسټ ئے اومنلو او د هغوی یو Genuine demand دے جی، دا پبلک ډیمانډ دے، مونږ ټولو له پکار دی چه متفقه طور دلته یو قرارداد راشی او د لوډشیډنګ د بندیدو د پاره مونږ په هغے کښے مطالبه اوکړو، دا یو جائزه خبره ده او د هغوی د راتلو هم شکریه ادا کوؤ او مونږ ورسره په دیکښے اتفاق هم کوؤ، هم دغه رنګ متفقه طور قرارداد به راوړو۔ سپیکر صاحب، که ما ته د بلے یوے خبرے اجازت وی، د دے نه جدا، زه دا سوالونه چه کوم شوی دی چونکه د دے وخت تیر شو خو زه په پوائنټ آف آرډر باندے د دے خبرے وضاحت کول غواړم چه په دیکښے کله سوال اوشی، د سوال جواب چه راځی د هغے اثرات څه وی، پکار دا ده چه مونږ خلق په دے باندے ځان خبر کړو۔ زمونږ دلته یو سوال دے چه آیا داسے غیر مذهبی ادارے شته چه هغے کښے مسلمانان یا استاذان یا استاذانے ډیوټی کوی، مخکښے ورځو کښے چه کومه دهماکه شوے وه، هغه په دے بنیاد شوے وه چه هغے کښے زمونږ دوه استاذانے شهیدانے شوے۔ دا سوال چه دلته د هغے ایډریس هم راشی، معلومات ئے هم وی، نوم ئے هم وی او ډیر د افسوس خبره، ورسره ټیلیفون هم وی، تاسو اندازه اولګوئ چه د هغه دهشت ګردو د لاسه ته ځے چه هغه دوئ د انتها پسندئ په شکل استعمالوی۔ د هغه خلقو به څه انجام وی؟ آیا د Protection زمونږ دا حالات چه مونږ ته د دے خبرے اجازت کوی نو زه به د دے اسمبلئ ملګرو ته خواست کوم ځکه چه حق خو د هغوی دے، هر رنګه سوال کولے شی خو زه هغوی ته خواست او ریکویسټ کوم چه داسے سوال د نه کوی چه په هغے کښے زمونږ د خوئیندو او د ورونړو د ځانونو خطره شی او د بچو خطره شی، که یو شے د قانون خلاف وی نو بیا خو تپوس کوئ او که نه زمونږ د مسلمانانو په ادارو کښے غیر مذهبه خلق هم سبق بنائی ځکه چه استاذان ئے دی، انګلش چه څوک بنائی، هغه هر ځائے ښودلے شی نو د هغے په بنیاد باندے که د غیر مذهبه ادارو کښے مسلمانانے کار کوی، دا د استاذانو په حیثیت نو که دیکښے څه ټیکنیکل

خبرے وی نو دوئ تپوس هم کولے شی، کمیټئ ته هم راتللے شی خو دا سے سوال کول چه د هغوی هغه ټول رزلټ راشی او بیا هغوی ته مونږ تحفظ نه شو ورکولے نو دوئ ته خواست دے، بیا زما ډیپارټمنټ ته خواست دے او بیا هغوی ته خواست نه بلکه هدایات دی چه داسے معلومات چه هغه د هغه بندیانو زندګئ ته خطره جوړیږی، داسے معلومات کهلم کهلا میدان ته نه راوړی چه د هغوی د پاره مسئله جوړیږی۔ دا زمونږ د دے حالاتو مجبوری ده، ګنی نور هیڅ خبره نشته، زما یقین دے چه د اپوزیشن ورونړه زمونږ د دے مجبورئ نه ځان خبر کړی او مونږ سره به په دیکښے کمک اوکړی۔

جناب قائمقام سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، تھینک یو۔ میری صرف ایک ریکویسٹ ہے، میں آپ سے شروع میں کہنا چاہ رہا تھا کہ یہاں آج ہمارے ایجنڈے میں جناب آصف علی زرداری صاحب کا وہ خط دیا گیا ہے جو انہوں نے قائد میاں نواز شریف کے نام لکھا ہے، میں بہت خوش ہوں کہ یہ ایجنڈے میں شامل کیا گیا ہے اور یہ ہمیں کاپی دی گئی ہے تاکہ تمام پارلیمنٹیرین کو پتہ چل سکے کہ آصف علی زرداری صاحب نے کیا جواب دیا ہے؟ جناب سپیکر، یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سوال نہیں بتایا گیا۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جاوید عباسی صاحب، یہ۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، یہ میاں نواز شریف صاحب کا جو سوال تھا، وہ بھی بتایا جاتا، وہ بھی یہاں پر سب کو پتہ چلتا کہ انہوں نے آصف علی زرداری صاحب کو یہ لکھا ہے اور اس کے جواب میں کیا لکھا گیا ہے تاکہ تمام پارلیمنٹیرین کو پتہ چل سکے تو ہمیں بھی خوشی ہوتی، یہ بہت اچھی بات ہے، یہ اچھی روایت ہے کہ جو صدر پاکستان نے جواب دیا ہے، وہ ضرور بھیجا ہے کیونکہ وہ قائد ہیں، پاکستان۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: یہ جب میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہ ایجنڈے پر نہیں ہے۔ It is not on Agenda.، ایجنڈے پر نہیں ہے۔ رات کو میں پڑھ رہا تھا، ایجنڈے پر نہیں ہے، جناب وقار صاحب وقار احمد خان، پلیز۔ (شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔

(شور)

جناب قائمقام سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ وقار صاحب، پلیز۔

جناب وقار احمد خان: شکریه، جناب سپیکر۔ زه ستاسو توجه یو اهم خبرے ته راوستل غواړمه، د مشرانو په نوټس کښے دا خبره راوستل غواړمه چه د سوات په حواله خبره ده، د سوات په پولیس کښے تقریباً دو سو ویکینسئ دی او داسے معلومیږی چه هغه ویکینسئ بل ډویژن ته شفټ کیږی نو سوات چه کوم حالاتو سره مخامخ وو، پکار ده چه مونږ له نورے ویکینسئ راشی او زمونږ شته ویکینسئ زمونږ نه ځی نو زه ستاسو په توسط د مشرانو په نوټس کښے دا راوستل غواړم چه مهربانی د اوکړی او هغه کوم خالی ویکیینسئ چه دی، په هغے د فوری د بهرتئ کولو اعلان اوکړی او هغه د زمونږ نه نشی اوړے جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا جی کوم ډیپارټمنټ سره دا نوکرئ دی او کوم ډیپارټمنټ هغه واپس کوی؟ ځنگه حالات دی نو ما سره د کښینی، خبره د اوکړی۔

جناب قائمقام سپیکر: د بشیر صاحب خبره صحیح ده، تاسو ده سره کښینئ، لسټ ورکړئ، کوم ډیپارټمنټ، هغه خو ډیر، A number of departments are working there، نو خیر دے دوئ سره کښینئ۔ ټهیک شوه؟

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Now coming to item No. 7, 'Call Attentions Notices': Mr. Muhammad Ali Khan, to please move his call attention notice No. 461 in the House. Muhammad Ali Khan, please.

جناب محمد علی خان: مہربانی، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ MNCH کے پراجیکٹ میں محکمہ صحت کے ایک آفیسر کو ٹرانسفر کر کے پراجیکٹ کو آرڈینیٹر لگایا گیا ہے۔ مذکورہ آفیسر پہلے سٹی ہسپتال کوہاٹ روڈ میں تعینات تھا جس کو ڈپٹی سپیکر صاحب کی تحریک استحقاق کی روشنی میں بدعنوانی میں ملوث ہونے پر ٹرانسفر کر کے اس اہم پوسٹ پر تعینات

کیا گیا حالانکہ ضروری تھا کہ پہلے اس پوسٹ کو ایڈورٹائز کیا جاتا اور پھر طریقہ کار اپنانے کے بعد کسی موزوں آفیسر کو اس اہم پوسٹ پر تعینات کیا جاتا اور موصوف کو خلاف قانون تعینات کیا گیا، جہاں انہوں نے آکر بھاری معاوضوں پر بھرتیاں کیں، ایک کار کمپنی سے بھاری کرایوں پر موٹر کاریں حاصل کیں جو مارکیٹ سے زیادہ کرائے پر ہیں اور انہوں نے خود تین گاڑیاں اپنے لئے مخصوص کی ہیں۔

جناب سپیکر، دا کوآرډینیټر چه راغلے دے، دا مخکښې ستی هسپتال کښې وو، اوس ئے دلته راوستو۔ دے پوسټ د پاره ضروری وه چه اخبار کښے دا ایډورټائز شی، ایډورټائز نه پس به ټیسټ او انټرویو، هر څه نه پس د هغه سړے هلته اولګوی، په هغه سیټ باندے ئے دے راوستے دے، لګولے ئے دے۔ دا یو حال ئے شروع کړے دے، مخکښینی کسان اوباسی او نوی کسان بهرتی کوی او بهرتی په ففتی ففتی حساب باندے کیږی۔ په دے باندے ما یو پریویلج موشن هم جمع کړے دے، دے سره مو یو ځائے جمع کړے وو خو هغه اوسه پورے پته او نه لګیدله او دا کال اټینشن راغے چه په شبقدر کښے ئے دوه بهرتیانے کړی دی او هلته کښے څوک ډیوټئ له نه راځی، نه څوک ډرائیور شته او نه چوکیدار شته خو بهرتی شوے دہ، آرډر شوے دے۔ د غه ډیټیلز ما له یو ډاکټر راکړی وو، دے دفتر کښے یو کس دے، هغه چه خبر شو چه دا ډیټیلز محمد علی ته ده ورکړی دی نو هغه ئے هغه ځائے نه ټرانسفر کړے دے۔ دهٔ خپل ځان د پاره د خپل خپلوانو ئے هغے کښے اندراج کړے دے، تیس، تیس هزار روپئ میاشت اخلی، نرسانے، ایل ایچ ویز ئے بهرتی کړی دی۔ پته نشته چه د کوم ځائے دی؟ د چارسدے ضلعے خو نه دی خو زه دا وایم، دا زه ریکویسټ کوم چه دا د کمیټئ ته حواله شی۔ اوس زما کال اټینشن دے، هغے کښے وخت لګیدو خو زه ستاسو وساطت سره بشیر بلور صاحب ته ریکویسټ کوم چه په دیکښے مخالفت نه کوی او زما دا کال اټینشن د کمیټئ ته حواله شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر-----

جناب قائمقام سپیکر: عبدالاکبر خان پہلے میں-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، Being a parliamentarian-----

جناب قائمقام سپیکر: پہلے میری بات سنیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، اس کی Merit / Demerit کی میں بات نہیں کرتا، میری صرف ایک ریکویسٹ ہے کہ چونکہ Health Minister is not present to give proper reply، آپ اس کو پینڈنگ کر دیں، جس دن وہ آئیں، اسی دن آپ اس کو لے لیں تاکہ اس کا Reply کر لیں۔

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ۔ محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی خان: هیلتھ منسٹر خو جی دلته لس ورځو کښے یو ورځ راځی او نهه ورځے نه راځی، چه دا کمیټۍ ته حواله شی، هلته چه دا خبره په کمیټۍ کښے اوشی جی۔

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک شوه۔ عبدالاکبر خان، تاسو او بشیر صاحب ته، دا دغه دے، ستاسو منسټران بالکل انټرسټ نه اخلی او اکثر له، شاه صاحب زما په خیال چه یو هفته اوشوه چه غائب دے او نه راځی نو دا خو داسے نه کیږی، داسے خو نور هم منسټران چه نه وی، (تالیاں) دا او خاصکر Especially ستاسو Wing ته خبره کوم چه ستاسو منسټران Are not taking interest in the proceeding of the assembly (Applauses) I will take serious notice against those Ministers who are not serious in the proceedings.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر آپ ہماری چھٹی کی درخواستیں Entertain کرتے ہیں تو آپ یہ Bounds کریں کہ منسٹر۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: No application today except Sitara Ayaz.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں نے کہا تھا کہ آپ منسٹرز کو بھی Bound کریں کہ اگر وہ چھٹی کرتے ہیں تو وہ۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: They are bound by law, they are bound to attend; they are bound by law to attend the proceeding of the Assembly.

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں اس کی Merits اور Demerits پر۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: And you are the parliamentary leader.

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: یس جناب سپیکر، میں نے آنریبل ممبر سے صرف یہ درخواست کی ہے۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: اس کو میں کل کیلئے پینڈنگ کرتا ہوں، کل ہو یا پرسوں ہو اور اب منسٹر صاحب کی موجودگی ضروری ہے۔ یہ Next sitting میں، مطلب ہے کل ہو یا پرسوں ہو۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ابھی یہ ضروری ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، دا خو ډیر۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: ایک منٹ، پہلے اسے سن لیں What is he saying?، ایک منٹ۔

جناب محمد علی خان: سبا پورے ئے پینډنگ کړئ، ډیر لوئے پریډ د پاره ئے مه پینډنگ کوئ۔

جناب قائمقام سپیکر: میں نے آپ سے یہ کہا کہ اس کو میں پینڈنگ رکھتا ہوں، کل یا پرسوں جو بھی Sitting ہو، اب مجھے پتہ نہیں ہے کہ کل ہم Sitting کرتے ہیں یا نہیں کرتے، یہ جب Next sitting ہو، کل ہو، پرسوں ہو، جو بھی ہو، اس میں Honourable Minister is bound۔

جناب محمد علی خان: اچھا جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: کل کا ایجنڈا تو ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: اچھا ٹھیک ہے پھر کر لیتے ہیں۔ Now, Major (Rtd) Baseer Ahmad Khattak, to please move his call attention notice No. 472 in the House. Major (Rtd) Baseer Ahmad Khattak Sahib, please.

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی، ډیره ډیره شکریه۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 22 جنوری 2011 کو شام ساڑھے چھ بجے کیپٹن ریٹائرڈ قمر نذیر خٹک جو اپنا کلینک بند کر کے اکوڑہ خٹک سے واپس نوشہرہ جا رہے تھے، ان کو اکوڑہ خٹک کے قریب اغواء کر لیا گیا اور ان کے جوان بیٹے فرحان قمر کو بوجہ مزاحمت موقع پر ہی گولیاں مار کر قتل کیا گیا اور تاحال ڈاکٹر قمر نذیر خٹک اغواکاروں کے چنگل میں ہیں، لہذا حکومت سے ان کو بازیاب کرنے کیلئے التجاء کی جاتی ہے۔

سپیکر صاحب، ډاکټر قمر نزیر انتهائی شریف النفس انسان وو، د تیرو شلو پینځویشتو کالو نه ئے په اکوړه خټک کښے خپل کلینک کولو، د چا سره ئے هیڅ قسم دشمنی نه وه۔ د دے باوجود په 22 جنوری باندے د ماښام شپږ نیمے بجے چه هغه کله خپل کلینک بند کړو او د خپل ځوئے سره نوښار ته واپس روان وو، خپل کور ته نو د اکوړه خټک سره نیزدے د یو پل د پاسه، د برج د پاسه هغه اغواء کړے شو او د هغه ځوان ځوئے فرحان قمر نذیر هغه خپل پلار د اغوا کارو خلاف د مزاحمت په دوران کښے قتل کړے شو او تر اوسه پورے باوجود د دے چه ډسټرکټ پولیس نوشهره، ډسټرکټ مینیجمنټ نوشهره د ډاکټر قمر نذیر د Recover کولو د پاره پوره پوره کوششونه کوی خو تر اوسه پورے هغوی کامیاب شوی نه دی۔ سپیکر صاحب، په دے حقله زه ستاسو په توسط د صوبے واکدارانو ته دا ریکویسټ کوم که د ډاکټر قمر نذیر د Recover کولو د پاره Investigation agencies ته د څه Re-enforcement ضرورت وی، د Investigation expert په صورت کښے یا د Digital equipments په صورت کښے نو هغه د ورته زر تر زره Provide کړے شی۔ سر، که مونږ د تیرو شلو دیرشو کالو د اغواء کیسسز د پیښور نه د خیرآباد په جی ټی روډ باندے اوګورو نو په اکثریتی کیسسز کښے په جی ټی روډ باندے دغه برجز، پلونه چه دی، دا استعمال شوی دی۔ سر، زه ستاسو په توسط د هائی ویز آفیشلز ته خپل د صوبے پولیس ته دا ریکویسټ کول غواړم چه که داسے څه طریقه کار جوړ کړے شی چه د پیښور نه تر خیرآباد پورے زمونږ څومره برجز چه دی، په جی ټی روډ باندے د هغه Surveillance یا هغه Monitoring insure کړے شی چه اغواء کار یا نور بدعمله خلق په جی ټی روډ باندے دا بطور پناه ګاه نه شی استعمالولے نو دا به زمونږ د ټولے صوبے د پاره یو انتهائی فائده مند خبره وی۔ سر، هم دغسے که تاسو اوګورئ نو د پیښور نه تر خیرآباد پورے زمونږ د سړک حال خاصکر د سیلاب نه بعد او باالخصوص چه کوم ځائے کښے Bridges involve دی، هغه انتهائی خراب شوی دی، هغلته که څوک Road users تلل هم غواړی نو د پندره بیس کلو میټر نه زیات سپیډ هغه نه شی Maintain ساتلے، هم دغه وجه ده چه اغواء کار هم د دغه خراب روډ نه فائده اوچته کړی او هغه خپل ټارګټ ته په

آسانه سره اورسی۔ سر، زه ستاسو په توسط خپل هائی ویز آفیشلز ته د صوبے واکدارانو ته دا اپیل کول غواړم چه زر تر زره د د پیښور او د خیرآباد په مینځ کښے، جی ټی روډ کښے چه څومره خراب Patches دی، هغه د زر تر زره Repair کړے شی چه Road users ته د خپل Normal speed maintain کولو کښے څه پرابلم نه وی، هم د غسے اغواء کاریا نور بدعمله خلق Road users ته یا جنرل پبلک ته نقصان نه شی رسولے۔ ډیره ډیره شکریه سر، ډیره ډیره مننه۔

جناب قائمقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ څنګه چه زمونږ خټک صاحب خبره اوکړه، ډیر زیات د افسوس خبره ده او رښتیا خبره ده چه ډاکټر صاحب ډیر ښه سړے وو او ښه معالج وو او ډیرو خلقو ته فائده رسیده او بیا بدقسمتئ سره ځوان ځوئے ورسره شهید شو او هغه اغواء کړے شوے دے۔ سپیکر صاحب، دوئ د روډ خبره اوکړه نو دا به انشاءالله مونږ نیشنل هائی وے اتهارټی ته اولیږو چه دوئ مونږ ته Written کښے راکړی نو مونږ به هغوی ته اولیږو چه مهربانی اوکړئ چه دا روډ د Repair هم شی خو سپیکر صاحب، تاسو ته علم دے چه حالات د ملک، د صوبے خاصکر، دا ګورنر صاحب اسلام آباد کښے شهید کیږی، زمونږ دلته پرون تاسو اولیدل چه ډی ایس پی صاحب پکښے شهید شو او درے څلور پولیس والا، دوه کانسټیبلان او یو ډرائیور پکښے شهید شو او تقریباً دوه کسان سویلین پکښے شهیدان شول، اوس زه هسپتال ته تلے ووم، درے کسان اوس هم هسپتال کښے دی، هغه یو دوه پکښے ډیر سیریس دی، ستاسو علم کښے ده چه دوئ خو وائی چه هغه د خراب روډ په وجه باندے، یونیورسټی خو ډیر اهم روډ دے او دیکښے وائس چانسلر صاحب اغواء شوے دے نو حکومت خپل پوره کوشش کوی، زه دوئ ته فلور آف دی هاؤس دا تسلی ورکوم چه د حکومت څومره وسائل دی، څومره چه مونږ سره کیدے شی، مونږ به پوره کوشش کوؤ او چه هرڅوک او دا ډاکټر صاحب خاصکر، ولے چه د دوئ یو داسے Young ځوئے هم پکښے شهید شوے دے۔ ډیر افسوسناک مقام دے او مونږ د دے مذمت هم کوؤ خو ان شاءالله ستاسو علم کښے ده چه د حکومت څومره وسائل چه دوئ اووئیل چه Special equipments ورته ورکړئ، سپیکر

صاحب، نن سبا دا Equipments دومره گران دی چه مونږ خپل ټول د صوبے بجټ هم ورله ورکړو نو یو دروازه هم نه کیږی نو مونږ کوشش کوؤ چه زمونږ څومره وسائل دی، مونږ هغه وسائلو لاندے هغوی ته Equipments هم ورکوؤ، ورکړی مو دی او بیا به هم ورکوؤ، نور به هم ورکوؤ انشاء الله خو کوشش کوؤ چه دا ډاکټر صاحب زر تر زره واپس د اغواء کارو نه راخلاص شی او دیکښے زه Commitment په هاؤس کښے نه شم کولے چه کله او څنګه؟ کوشش کوؤ چه زر تر زره هغه مونږ انشاءالله واپس راولو او دیکښے چه دا نور څومره اغواء شوی دی، هغه خلقو د پاره هم مونږ کوشش کوؤ چه هغه زر تر زره راولو او پولیس چه دے، هغوی خپل ځانونه ورکوی لګیا دی او Law Enforcement Agencies خپل پوره کوشش کوی خو زمونږ حالات چه دی، زه هر ځائے دا خبره کوم چه مونږ ته دے وخت کښے دا حالات دی، دا مونږ دریم جنګ عظیم چه دے، Unannounced دریم جنګ عظیم سره مونږ مخامخ یو، په دے وجه داسے حالات دی، ان شاء الله دا حالات به د خدائے په فضل سره کنټرول کوؤ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب قائمقام سپیکر: ډیره مهربانی۔ یو منت کښینه، دا یو اناؤنسمنټ دے۔ معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج مورخہ یکم فروری 2011 بوقت ڈیڑھ بجے دوپہر PILDAT کی طرف سے پانی کی منصفانہ تقسیم پر ایک تقریب اسمبلی کے پرانے ہال میں منعقد ہو رہی ہے، اس سلسلے میں کل آپ سب کو دعوت نامے موصول ہو چکے ہیں۔ چونکہ یہ ایک انتہائی اہم ایشو ہے اور اس پر حکومت سندھ، بلوچستان اور پختونخوا کے Experts مقالے پڑھیں گے اور بریفنگ دینگے، لہذا آپ سب اس اہم موضوع پر تبادلہ خیال کیلئے اس تقریب میں شرکت فرمائیں۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی ان کی طرف سے ہو چکا ہے۔ تھینک یو۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائمقام سپیکر: یو منټ صبر اوکړه، لږ په مزه موقع درکوم۔ د بشیر صاحب یو توجه دلاؤ نوټس دے، Is it the desire of the House ، یہ آپ سب کے پاس ہے؟

آوازیں: جی ہاں۔

جناب قائمقام سپیکر: پھر آپ کریں نا۔

مفتی کفایت اللہ: جی، زه یو منټ کښے یوه خبره کوم۔

جناب قائمقام سپیکر: څه باره کښے؟ دے نه پس اوکړه کنه۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی، دے نه مخکښے راکړه جی، بیا د هغه خبرے اهمیت ختمیږی۔

جناب قائمقام سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: مهربانی، سپیکر صاحب شکریه۔ زه یو وضاحت کومه جی، زه زیات۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: ګوره هر یو خبره باندے تاسو، زه معزز ممبرانو ته دا یو خواست کوم چه هر کله تاسو ته چیئر نه یو دغه اوشی چه Please take your seat یا زه تا له موقع درکوم نو تاسو بیا په هغے باندے ضد مه کوئ چه نه ما له یو موقع راکړه، ما له یو موقع راکړه، ضروری خبره ده، دا مونږ ټول ضروری خبرو ته ناست یو، مونږ به هله دے ځائے نه پاڅو چه کله ستاسو بنه زړونه تش شی خو دا ډیر یو بنه مثال نه دے چه یره یو معزز ممبر پاڅی او هغه چیئر ته یو ریکویسټ اوکړی او چیئر ورته وائی چه لږ صبر اوکړه یا مطلب دا دے چه Just wait for some time او بیا وائی چه نه بہت ضروری، نو دا هم بنه خبره نه ده، مونږ مطلب دے چه۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جی، ما خو یو خبره کوله، یو منټ کښے، هغه خبره ضروری ده۔

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 1997-98، 2001-02 اور 2002-03 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Now coming to agenda item S No. 8 & 9: Mr. Abdul Akbar Khan, member Public Accounts Committee, to please present before the House the report of the Committee for the year 1997-98, 2001-02 and 2002-03. Mr. Abdul Akbar Khan, please.
Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker Sir, I intend to present the report of the Public Accounts Committee on pending draft paras for the years 1997-98, 2001-02 and 2002-03 on behalf of the Chairman Public Accounts Committee in the House.
Mr. Acting Speaker: It stands presented.
Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے سال 1997-98، 2001-02 اور 2002-03 کا منظور کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Now Mr. Abdul Akbar Khan, member Public Accounts Committee, to please move that the report of the Committee for the year 1997-98, 2001-02 and 2002-03 may be adopted. Mr. Abdul Akbar Khan, please.
Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the report of the Public Accounts Committee on pending draft paras for the year 1997-98, 2001-02 and 2002-03 may be adopted.
Mr. Acting Speaker: The motion-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ تو Recommendations ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ تو Already جو Paras تھے، جو Draft paras تھے، یہ تو پہلے سے اس پر بہت وہ ہو چکا ہے، یہ تو Main report میں صرف رہ گئے تھے، Main report سے رہ گئے تھے۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the report of the Public Accounts Committee for the year 1997-98, 2001-02 and 2002-03 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the report is adopted.

سوال نمبر 990 پر بحث

Mr. Acting Speaker: Now item No. 10: Mr. Abdul Akbar Khan, to please start discussion on your Question No. 990, already admitted

for discussion under rule 48 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ سوال میں پہلے دے چکا تھا لیکن اگر حکومت کی طرف سے کوئی اور آنریبل منسٹر صاحب تیار ہیں کیونکہ Concerned Minister اس وقت موجود نہیں ہیں، اگر منسٹر۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: اس کو میرے خیال میں پینڈنگ رکھتے ہیں، جب وہ ہوں تو ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

Mr. Acting Speaker: It is kept pending. Item No.11: Since the motion was partially discussed on 31st January 2011 and further discussion will continue. Now the honourable Member who want to participate in the discussion, please.

مفتی کفایت اللہ: جی، زما نمبر را نغلو ؟

جناب قائمقام سپیکر: جی، آپ فرمائیں، فرمائیں۔Mufti Kifayatullah Sahib, go ahead۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ساتھ آنریبل ممبر اسراراللہ خان گنڈاپور کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے تمام آفیسرز کو جمع کرکے ایک ہدایت دی تھی کہ آپ مستقل حکومت ہیں اور آپ سیاسی دباؤ میں نہ آیا کریں، سیاسی لوگ آتے جاتے ہیں اور آپ کو کام کرنا ہوتا ہے اور آخر میں یہ کہا تھا کہ کام، کام اور صرف کام۔ میرے خیال میں آج تک وہ روایت موجود ہے، اگر ہم ان حکومتوں کو By law چلانا چاہتے ہیں، قواعد وضوابط پر چلانا چاہینگے تو ہمیں اس محکمے کے سیکرٹری کی رائے کو اہمیت دینا ہوگی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں خود سیاسی کلب کا آدمی ہوں اور جو بھی حکومت میں ہیں، وہ میرے سیاست کے اندر ہم مسلک ہیں، مجھے تو بات ٹھیک کرنی چاہیئے اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ جب سیاسی حکومتیں آتی ہیں، آج وہ حکومت میں ہوتے ہیں تو کل وہ اپوزیشن میں ہوتے ہیں، اپوزیشن میں ان کا نکتہ نظر کوئی اور ہوتا ہے اور حکومت میں نکتہ نظر اور ہوتا ہے، اگر ڈیموکریسی Mature ہو جائے تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ حکومت میں بھی وہی نکتہ نظر ہوگا جو اپوزیشن کے اندر نکتہ نظر تھا۔ آج اے این پی اور پیپلز پارٹی کے ساتھی حکومت میں ہیں، آج ان کے پاس اللہ نے اختیار دیا ہے لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ اختیار امانت ہے،

اس کو کوئی آدمی Misuse نہیں کر سکتا۔ محترم وزراء صاحبان یعنی وزیر صحت اور وزیر تعلیم نے جو متعلقہ ای ڈی اوز کو یہ ہدایت کی ہے کہ کلاس فور کی پوسٹوں پر وہ متعلقہ وزیر سے گرین سگنل لیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بات ٹھیک ہوتی اور قاعدے اور قانون کے مطابق ہوتی تو پھر یہ لیٹر متعلقہ وزیر کی طرف سے نہ جاتا، بلکہ یہ لیٹر متعلقہ سیکرٹری کی طرف سے جاتا۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ایم پی ایز کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ بھرتی کریں اور ایم پی ایز کو یہ اختیار بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ اس پر اصرار کریں کہ میں یہ بھرتی کرونگا اور ہم ہیں Member of the Legislative Council، اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارا بنیادی حق جو ہے وہ قانون سازی ہے، یہ ترقیاتی کام، یہ تقرریاں، یہ تبادلے، یہ ثانوی چیز ہے لیکن جس قانون کے تحت کوئی ایم پی اے یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ بھرتی کرے، اسی قانون کے تحت ایک وزیر بھی یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ اپنے انداز سے بھرتیاں کرے اور میرٹ میں جن لوگوں کا استحقاق ہے، ان کو آگے پیچھے کرے۔ جناب سپیکر، یہ متعلقہ دونوں وزراء نے اگر ہدایت کی ہے تو میں دونوں کو جانتا ہوں، Polite قسم کے لوگ ہیں، اچھے لوگ ہیں، یہ غلطی سے ان سے کسی نے یہ کام کروایا ہوگا اور آج وہ اس فلور پر کھڑے ہو کر انشاءاللہ یقین دہانی کرینگے کہ ہم اس کی تصحیح کرینگے۔ جناب سپیکر، آپ چیئر پر بیٹھے ہیں، ہم نیچے بیٹھے ہیں، یہ آئین کے مطابق ایسا ہو رہا ہے اور یہ لوگ حکومت میں ہیں، ہم اپوزیشن میں ہیں، یہ بھی آئین کے مطابق ایسا ہو رہا ہے اور ہم ایک دوسرے کے Colleagues ہیں۔ جس حلقے سے میں منتخب ہو کر آیا ہوں، وہاں انکی جماعت کے لوگ ضرور ہیں لیکن آپ نے عزت تو میری رکھنی ہے اور میں نے آپ کی عزت رکھنی ہے۔ تقدیر کے ہاتھوں مختلف لوگ، ایک سو چوبیس لوگ اس ایوان میں آگئے۔ انکی مثال ایسی ہے جس طرح کلاس فیلوز ہوتے ہیں اور جب وہ کلاس فیلوز ہوتے ہیں تو انکے درمیان سیاسی اختلافات کے باوجود ایک طبعی اور فطری محبت پیدا ہوتی ہے۔ مجھے اے این پی کے اور پیپلز پارٹی کے ایم پی اے اور وزیر کا احترام کرنا ہے کہ وہ ہمارا Colleague ہے، اسی طرح انکو بھی ہمارا احترام کرنا ہوگا کہ ہم انکے Colleagues ہیں، ہم انکو اچھے لگتے ہیں تو بھی انکے Colleagues ہیں، ہم انکو اچھے نہیں لگتے تو بھی انکے Colleagues ہیں۔ ہمارے بولنے سے یہ خوش ہوتے ہیں تو بھی ہم انکے Colleagues ہیں اور ہمارے بولنے سے یہ خوش نہیں ہوتے تو بھی یہ Colleagues ہیں، ہمیں قدرتی طور پر برداشت کرنا ہوگا اور آپس میں پیار اور محبت

سے اسمبلی کو چلانا ہوگا۔ جناب سپیکر، اس اسمبلی کو جرگہ کہا گیا ہے اور پنجاب کی اسمبلی کو جرگہ نہیں کہا گیا، سندھ کی اسمبلی کو جرگہ نہیں کہا گیا اور بلوچستان کی اسمبلی کو جرگہ نہیں کہا گیا، یہ ہماری روایات ہیں، جو حالات پنجاب کی اسمبلی میں ہیں کہ وہاں اپوزیشن کو اٹھا لیا جاتا ہے اور باہر دھکیل دیا جاتا ہے، جو حالات بلوچستان کی اسمبلی کے ہیں، وہاں پر برائے نام اپوزیشن ہے، اپوزیشن نہیں ہے، ہمارے ہاں ایسا نہیں ہے۔ گزشتہ دور میں بھی اور اس دور میں بھی یہاں اپوزیشن اور حکومت دونوں مل کر ان ایشوز کو حل کرتی ہیں اور اپوزیشن تعاون کرتی ہے اور حکومت قدم اٹھاتی ہے۔ جناب سپیکر، جب یہ بات آتی ہے اور یہاں فلور پر کہا جاتا ہے کہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہے تو پھر ہم کس چیز میں وزیر اعلیٰ ہیں؟ سترہ اور اس سے اوپر کے جو سکیلز ہیں، اس کے اندر باقاعدہ میرٹ ہے، پانچ سے لیکر سولہ تک اس کے اندر بھی میرٹ ہے، اگر ہم میرٹ کے خلاف سفارش کرینگے تو یہ گناہ ہے اور یہ امانت میں خیانت ہے، اس میں ہم وزیر اعلیٰ نہیں ہیں، نہ وہاں پر انیس بیس کی سفارش ہماری ماننی چاہیئے تو پھر ہم کس چیز میں وزیر اعلیٰ ہیں؟ ہم اس چیز میں وزیر اعلیٰ ہیں کہ ہمارے کہنے پر ہمارے حلقے میں ایک کلاس فلور لگا دیا جاتا ہے، یہ ہمارے لئے خوشی ہوتی ہے کہ کسی آدمی کو وہاں کلاس فلور لگاتے ہیں تو اس کو کہتے ہیں کہ آپکی روزی کا مسئلہ اللہ نے ہماری وجہ سے حل کر دیا، بہت بڑی مہربانی لیکن جب آپ ہم سے یہ لقمہ بھی چھین لیتے ہیں تو پھر جناب وزیر اعلیٰ کو اپنا وہ وعدہ یا اپنا وہ اعلان واپس لینا پڑیگا، اگر وہ واپس لیتے ہیں تو ٹھیک ہے، ہم اپنی سخت قدرت کو سمجھ کر تسلی اپنے آپ کو دے دینگے اور یہ کہہ دینگے کہ:

مقدر میں جو سختی تھی وہ مر کر بھی نہیں نکلی   قبر کھودی گئی میری تو پتھریلی زمیں نکلی

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن میں حکمرانوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ پشتون ہیں، آپ مسلمان ہیں، آپ کی ایک بات ہوتی ہے اور پشتون تو ایک بات پر کھڑا رہتا ہے، خدانخواستہ کوئی بے ترتیب الفاظ اس کے منہ سے نکل جاتے ہیں یا وہ ٹھیک نہیں ہوتے لیکن اس کا جو وقار ہے، وہ کھڑا رہتا ہے کہ میں نے یہ بات کی ہے اور اس بات کو مکمل ہونا چاہیئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ آپ وزیر اعلیٰ ہیں، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ محترم وزیر تعلیم نے کہا تھا کہ آپ وزیر تعلیم ہیں اور یہی وزیر صحت نے کہا تھا کہ آپ وزیر صحت ہیں۔ آج ہمارا وہ مینڈیٹ واپس لے لیا گیا ہے، آج وہ آدمی اس سے

Degrade ہو رہا ہے۔ آج اسمبلی کے ایوان پر یہ معاملہ صرف وزراء کا نہیں ہے، ایک سو چوبیس ممبران اسمبلی کا معاملہ ہے۔ جناب سپیکر، آپ کی پوزیشن ایسی ہے کہ آج آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں اور آپ کی اس چیئر سے ہم امید رکھنا چاہتے ہیں کہ جو غلطیاں ہوتی ہیں، بے قاعدگیاں ہوتی ہیں، زیادتیاں یا ناانصافیاں ہوتی ہیں، آپ کی ایک رولنگ چاہیئے ہوتی ہے، وہ سارے کا سارا ٹھیک ہو جاتا ہے، میں اس پر اعتراف کرتا ہوں کہ ہمارے وزراء ایسے نہیں ہونگے اور جب انکو یہ باتیں ایوان کی طرف سے معلوم ہو گئیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس پر غور کرینگے۔ جناب سپیکر، میں ایک اضافی بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ محترم بشیر بلور صاحب نے شہداء کی ایک فہرست گنی ہے اور اس میں سلمان تاثیر گورنر کو بھی شہید کہہ دیا گیا ہے، جناب ایسا نہ کہا جائے وہ شہید نہیں ہے، وہ اس کے اقوال آپ کو معلوم ہیں اور انہوں نے آرٹیکل (c) 295 کو اور اس ناموس رسالت ﷺ قانون کو کالا قانون کہہ دیا تھا۔ جب اس طرح ہو گا تو پھر جذبات بڑھیں گے، شہید کا تصور یا شہید کا مینڈیٹ صدر مملکت پاکستان کے پاس نہیں ہے، یہ مفتی اعظم پاکستان کے پاس ہوتا ہے، اگر اسطرح کے لوگوں کو شہید کہا گیا تو پھر ملک میں انارکی پھیلے گی۔ میری درخواست ہے میں بطور بھائی ان سے کہتا ہوں کہ انکو شہید نہ کہا جائے، اس سے اشتعال زیادہ پھیلے گا۔ بہت بڑی مہربانی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب نے ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف حکومت کی توجہ دلائی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب نے تمام ممبران اسمبلی کی اس آواز کو یہاں پر اجاگر کیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں قطعاً یہ نہیں کہتا کہ وزراء صاحبان کے اختیارات کم کئے جائیں اور وہ اختیارات ممبران اسمبلی کو دیئے جائیں لیکن میں یہ بھی توقع رکھتا ہوں، حکومت سے اور وزراء صاحبان سے کہ یہ پہلے ایم پی ایز منتخب ہوئے اور پھر اس کے بعد یہ وزیر بنے اور حکومت میں گئے۔ جناب سپیکر صاحب، ممبران اسمبلی کے حقوق، میں یہ توقع رکھونگا حکومت سے کہ جو حقوق عوامی مینڈیٹ کی وجہ سے انہیں ملے ہیں، وزراء صاحبان انکا ضرور خیال رکھیں اور حکومت اس کا خیال رکھے گی۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہتا ہوں کہ ایبٹ آباد میں، ہمارے وزیر صحت صاحب ہیں،

تین سالوں میں غالباً تین دفعہ، دو دفعہ وہ ایبٹ آباد میں گئے ہونگے اور ایبٹ آباد سے تعلق رکھنے والے ہم ممبران اسمبلی جانتے ہیں کہ کون کونسی جگہوں پر خرابیاں ہیں؟ جس طرح ہمارے ہزارہ ڈویژن کا ایک بہت بڑا کمپلیکس، ایوب میڈیکل کمپلیکس، جس کے اندر تمام مشینری بند پڑی ہے اور ڈاکٹر صحیح طریقے سے اس کو استعمال کرنے کے بجائے مریضوں کو باہر ٹیسٹوں کیلئے بھیج رہے ہیں، اگر ممبران اسمبلی پر حکومت اعتماد کرتی یا کریگی تو یہ حکومت کیلئے آسانیاں پیدا ہونگی، ممبران اسمبلی حکومت کے معاون ثابت ہونگے لیکن اگر حکومت کے تمام اختیارات وزراء صاحبان اپنے پاس کلاس فور کیلئے بھی اور چھوٹی چھوٹی باتوں کیلئے رکھیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح حکومت کا اپنا بھی نقصان ہوگا اور ممبران اسمبلی کے حقوق بھی غصب ہونگے۔ حکومت اگر ممبران اسمبلی پر اعتماد کریگی تو یہ ممبران اسمبلی حکومت کے بازو بنیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے گو کہ ہماری پارٹی حکومت میں شامل نہیں لیکن جب کوئی حکومت اچھا کام کریگی تو عوام ہمیں بھی اور اس صوبے کے ممبران اسمبلی کو Appreciate کرینگے اور جب حکومت کوئی غلط کام کریگی تو شاید اس میں ہمیں بھی اتنی لعن طعن ہو جتنی حکومت کو، تو میں یہ توقع رکھونگا کہ وزراء صاحبان ہمیں اپنے بھائیوں کی طرح ہم پر اعتماد کرینگے اور ہم کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ حکومتی وزراء کے اختیارات ہمیں دیئے جائیں لیکن وزراء صاحبان بھی ممبران اسمبلی کے حقوق کا خیال رکھیں۔ بڑی مہربانی شکریہ۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: مولوی عبیداللہ صاحب، پلیز۔

مولوی عبیداللہ: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ حمداً و صلواۃ للہ و علی بنیﷺ۔ جناب سپیکر صاحب، ممنون ہوں کہ بات کرنے کا مجھے موقع ملا۔ ہر ایک ممبر صاحب جو ہماری خیبر پختونخوا اسمبلی میں ہے، ایک ضروری سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے، اس سے ہٹ کر میں اپنے ملک اور اپنے صوبے کے سلسلے میں ایک ضروری بات جو میری دانست میں آتی ہے، وہ میں عرض کروں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہماری مسلم دنیا میں ایک انقلاب آتا ہوا ہمیں نظر آرہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ خیر کی طرف ہو جائے، اللہ کرے کہ خیر کی طرف ہو جائے۔ جناب دنیا میں بہت بڑی طاقتیں تھیں، ایک ہے اور ایک غائب ہوگئی ہے، اس سلسلے میں ہم ہر ایک نماز میں یہ پڑھ رہے ہیں "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" یہ مغضوبین

ہیں اور یہ ضالین ہیں، خدا انکے کرتوتوں سے ہمیں امن دیدے، یہ ہم ہر ایک مسلمان ہر نماز میں پڑھ رہے ہیں، اسکے معنی میں اگر آپ جائیں، وضاحت آپ کو مفسرین اور علماء کریں گے، میں اپنے صوبے کی طرف سے، میں ایک حلقے کا ممبر ہوں، اس کے بعد میں اپنے ضلع کا ممبر ہوں، پھر اپنے صوبے کا ممبر ہوں، پورے پاکستان کا ممبر ہوں، پورے پاکستان کے معاملات میں اپنی دانش کے مطابق یہ کہنا چاہتا ہوں، آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں، جو ہوگا وہی ہوگا، بات یہ ہے کہ یہ غیر المغضوب علیھم، یہ دنیا میں جو طاقت ہے، یہ اب دنیا کو اپنی ایک کالونی بنانا چاہتی ہے، کبھی مسلمان کو ایک مسلمان سے لڑاتی ہے، کبھی انکے توسط سے ہمارے ملک میں خود کشیاں ہو رہی ہیں، کبھی انکی وجہ سے ہمارے ملک میں ڈرون حملے ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: مولوی عبیداللہ صاحب، پلیز۔۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: یہ میں عرض کر رہا ہوں، بس دو منٹ میں ختم کر لیتا ہوں۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ اپنے سبجیکٹ پر آجائیں، جو سبجیکٹ ہے۔

مولوی عبیداللہ: اس اسمبلی کے بھی ہمارے جو بھائی ہیں، ہمارے جو معزز ممبران تھے، وہ خود کش حملوں میں چلے گئے ہیں، ہمارے عزیز، ہمارے منسٹر کا جو جوان بیٹا تھا، وہ ہمارا بھائی تھا، وہ اسی طرح خود کش حملے میں شہید ہوا ہے تو میرا مطلب یہ ہے کہ ہمیں دانشمندی سے سوچنا چاہیئے کہ یہ جو خود کش حملے ہو رہے ہیں، جو ڈرون حملے ہو رہے ہیں، اس کی ایک ہی کڑی ہے کہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ لڑا کے وہ خود کش حملے کروا کر ایسا ان کے ساتھ کر رہے ہیں اور ان پر ڈرون حملے کر رہے ہیں، ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ جب تک ہم ان کی پالیسی میں جائیں، جبکہ ہمارا ملک تقریباً ان کی لابی میں رہا ہے، اگر آپ بھی ان کی لابی سے نہیں ہٹیں گے، اگر ہماری خارجہ پالیسی امریکہ کے مفاد میں ہو جائے تو یہ جو انقلاب تیونس میں آیا ہے، مصر میں آیا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر، میں نے آخری بات کرنی ہے، بس آخری بات تاکہ ریکارڈ میں آجائے۔ ہمارے ہاں بھی یہ انقلاب آئے گا تو یہ ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے آئے گا اور ہماری ان غلط پالیسیوں کی

وجہ سے ہمارا ملک بے سود ہوگا، خراب ہو جائے گا، میں چاہتا ہوں کہ یہ پالیسیاں ہماری ٹھیک کریں تاکہ (مداخلت) آپ مجھے ایک منٹ کرنے دیں۔ ہمارے یہ (مداخلت) دیکھیں نا جی، ان کے مفادات والے اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو ان کے مفادات کی پیروی کر رہے ہیں، ہمارے ملک کے مفادات ہمارے مفادات کے ماتحت ہونے چاہئیں، ہمارے ملک کے مفادات اور کسی کے ماتحت نہیں ہونے چاہئیں۔ یہ ظاہری بات ہے، سمجھنے والا ہر ایک آدمی ہے لیکن کوئی کہہ سکتا ہے، کوئی نہیں کہہ سکتا ہے، جب تک امریکی لابی کے پیچھے ہم ہونگے، میں نے جائز اپنی حکومت اپنی مرکزی حکومت پر زور دیا ہے، چاہیئے کہ حکومت ہماری اپنی پالیسیوں میں تبدیلی لائے۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب جاوید عباسی صاحب، جناب جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو، تھینک یو ویری مچ۔ جناب سپیکر، یہ بہت Important issue تھا جو جناب بلور صاحب۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: جی جی، بولیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے آنے والے جو دوست ہیں، اس پر بات کریں۔ یہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب جو مسئلہ لے کے اسمبلی کے سامنے آئے ہیں اور جو ان کا انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے اور یہ کسی ایک حلقے سے، کسی ایک ممبر سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ جو باتیں ہمارے دوست کرنا چاہتے ہیں، ان کی بھی اپنی اہمیت ہے لیکن وقت ایسا ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو اس معاملے پر رکھنا ہے، اس ایشو پر بات کرنی ہے تاکہ ہم کسی Consensus پر پہنچ سکیں۔ جناب سپیکر، میں تحریک التواء سمجھا ہوں، میرا خیال نہیں کہ اسرار اللہ خان گنڈاپور نے کہیں یہ کہا ہے کہ یہ پاور مجھے ملنی چاہیئے، میرا خیال نہیں کہ اس کا تعلق تھا کہ یہ پاور منسٹر کے پاس کیوں آگئی ہے، ایم پی ایز کو ملنی چاہیئے یا ایم پی ایز کو اس پاور کی ضرورت ہے، یہ معاملہ شاید یہاں انڈر ڈسکشن نہیں تھا۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ آڈر جاری کیا گیا ہے، منسٹر صاحبان کی طرف سے جو آڈر Unlawful ہے، Illegal ہے، قانون کے مطابق نہیں ہے، مہربانی کر کے حکومت اگر خود کہہ دے کہ یہ معاملہ اور جو آرڈر ہم نے پاس کیا ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کا خیال تھا، ہم سارے سمجھتے ہیں، اگر منسٹر صاحب ہماری بات پر متوجہ ہوتے تو ہم کوشش کریں

گے کہ انشاءاللہ ایسی بات کریں جو آپ کی مزاج کے مطابق بھی ہو (قہقہے) تو ہمارا خیال ہے کہ یہ تین سال گزر گئے ہیں، دو سال بعد حکومتیں بدل جاتی ہیں اور یہ معاملہ کل وزیر تعلیم صاحب کیلئے بھی آسانی پیدا کرنے کیلئے ہم کہہ رہے ہیں، ہمارا مقصد یہ ہے کہ آنے والے وقتوں میں یہ آسانی پیدا ہو جی، بالکل اس معاملے کو بہت باریکی سے ہم سب نے دیکھنا ہوگا، اس معاملے کا یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اس کی قانونی حیثیت کیا ہے، کیا تھی، کیا ہو سکتی ہے؟ جناب سپیکر، اب یہ تمام محکمے، دونوں کی ہم بات کرتے ہیں، میں کسی اور پر نہیں جاؤں گا، ایجوکیشن اور ہیلتھ دونوں Devolved departments ہیں جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو مل گئے ہیں یا تو آج یہ Determine کر دیں کہ یہ Devolved departments نہیں ہیں، پھر بھی انہوں نے کسی قانون کا سہارا لینا ہوگا کیونکہ آج تک ڈی سی اوز اور ای ڈی اوز انہی Devolved departments کے نیچے کام کر رہے ہیں، جو ڈسٹرکٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر یہ جو اپوائنٹمنٹس تھیں، ایک سے نو یا ایک سے دس تک، یہ ای ڈی او کی تھیں اور اگر اس سے اوپر ہونا تھیں تو گریڈ سولہ تک ڈی سی او کی تھیں، پھر اس معاملے کو یہاں لانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ اس میں بہت بڑی قباحت اگر نہ ہوتی تو ہم اس کو زیادہ Agitate اس لئے بھی نہ کرتے کہ کئی سکول جناب سپیکر، کئی بی ایچ یوز اور کئی ہیلتھ یونٹس ہیں، وہ کلاس فور کیلئے والدین اپنے بچوں، بھائیوں کو لیکر مارے مارے اپنے ایم پی ایز کے پیچھے پھرتے ہیں، پھر ایم پی ایز کو جہاں منسٹر صاحبان کے پیچھے پھراتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ منسٹر صاحبان کی Availability کتنی زیادہ ہے؟ اسمبلی میں ہماری خواہش ہوتی ہے کہ اللہ کرے کہ اسمبلی کا اجلاس ہو جائے تاکہ منسٹر صاحبان کو ہم دیکھ لیں (تالیاں) اور وہاں اسمبلی اجلاس میں بھی آپ نے دیکھا ہے کہ کتنی تعداد میں منسٹر صاحبان یہاں موجود ہوتے ہیں؟ تو مہربانی کریں، اب غریب لوگوں کیلئے مسائل میں ہمیں کمی لانی چاہیئے، اس لئے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارا یہ ہونا چاہیئے کہ جو سکول کلاس فور کا اور بی ایچ یو جہاں سیٹ خالی ہے، جناب سپیکر، آج آپ بھی ایک ایم پی اے ہیں اور آپ سب سے بہتر جج ہیں، اپنے حلقے کیلئے آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ یہاں کس کا حق ہے؟ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کہیں Deceased کوٹے میں یا کہیں جو ایمپلائز کوٹہ ہے، اس کی Violation ہو گئی ہے تو منسٹر صاحب کے پاس اس پر ایکشن لینے کے بھی کوئی اختیارات نہیں ہیں، معذرت کے ساتھ، پھر بھی ان کو ڈی سی او کو کہنا چاہیئے۔ کل یہاں پبلک

اکاونٹس کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے، آپ چیئر کر رہے ہوتے ہیں یا سپیکر صاحب چیئر کر رہے ہوتے ہیں تو کوئی Violation ہوتی ہے، آپ ڈی سی او کو بلاتے ہیں، کہتے ہیں کہ جناب اس کا جواب دیں، کسی منسٹر کو تو آپ نے نہیں کہا اور پھر گنڈاپور صاحب نے کل بڑا اچھا اپنا کیس لڑا انہوں نے کہا کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بجٹ وزیر بلدیات مانگتے ہیں اور ٹھیک مانگتے ہیں، ان کے پاس اختیارات ہیں، یہ اتنے بڑے ایمپلائز جو لاکھوں کے حساب سے ہیں، ان کا بجٹ مانگتے ہیں، ان کی کٹ موشن کا جواب یہ دیتے ہیں، پھر اگر کوئی ایسا آرڈر بھی کرنا ہو، تو پھر بھی ان کا مسئلہ ایسا ہونا چاہیئے تھا، لہذا اس کو اب انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے، یہ کہیں نہ سوچا جائے کہ کس طرف سے یہ بات آئی ہے؟ اس میں کسی ڈسکشن کی بھی ضرورت نہیں تھی کہ آپ کی حکومت اگر کھڑی ہو جاتی اور میں سمجھتا ہوں کہ امیر حیدر ہوتی صاحب نے جو پالیسی اپنی حکومت میں اور اس صوبے میں بنائی تھی اور جو ایم پی ایز کو انہوں نے بلا کر کہا تھا تو اس کی بھی Violation ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس معاملے میں چیف منسٹر کو بائی پاس کیا گیا ہے، انہوں نے پہلے دن سے طے کیا تھا کہ ایم پی ایز صاحبان جو ہیں، وہ اپنے اپنے حلقوں میں بہتر طریقے سے تجویز پیش کرتے ہیں، لوگوں کو وہ بہتر سمجھتے ہیں، ای ڈی او زان کے ساتھ بیٹھ کر متفقہ طور پر جو بھی فیصلہ کریں گے، اس کو Implement ہونا چاہیئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر چیف منسٹر کی پالیسی ہے تو منسٹر صاحبان کو اگر کوئی دکھ چیف منسٹر صاحب کا ہے تو اس طرح اس کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جس سے عام آدمی متاثر نہ ہو، لہذا اگر یہ معاملہ ہو گیا، جناب سپیکر، حکومت زور میں ہوتی ہے اور حکومتوں کا زور ولیوں کی طرح ہوتا ہے، اس کے پاس وہ پاور ہے لیکن میں معذرت سے کہونگا کہ اگر یہ زور سے یہ فیصلہ کرائے تو اس کا بڑا نقصان یہ ہو گا۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیر۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرتا ہوں، آپ مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔

جناب قائمقام سپیکر: اس کے بعد۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بنه جی۔

جناب قائمقام سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں ٹائم کا بھی اور مجھے بہت، ہماری یہ ریکویسٹ ہے، ہماری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ آرڈر جوانہوں نے پاس کیا ہے سر، وہ لیگل نہیں ہے، یہ Lawful نہیں ہے، یہ آڈر پاس کرنے کا نہیں تھا جوانہوں نے ای ڈی اوز کو کہا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ کریں۔ یہ Violation ہے، مہربانی کر کے یہ خود ہی آج کہہ دیں کہ ہم اس کا خود، جو طریقہ کار پہلے تھا، اس کو ہم Continue رکھیں، جہاں Violation ہوئی ہے، اس کو سامنے لایا جائے، ان ای ڈی اوز کو بھی اور اس ادارے کو بھی، اگر کوئی ایم پی اے بھی Involve ہے، اس کی بھی رپورٹ سامنے لائی جائے اور جو سزا یہ ہاؤس مقرر کرے وہ ہمیں منظور ہے۔ تھینک یو۔

جناب قائمقام سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زه Explanation باندے عرض کوم، زه نه وومه نو مفتی صاحب دوه خبرے کړی دی، یو دا چه ما وئیلی دی چه یره دا سلمان تاثیر صاحب چه دے، دا شهید وو، دا زه نه مفتی یمه، نه مولانا یمه، نه چا ته زه شهید وئیلے شم او نه چا ته وایم، چه شهید نه دے، دا د خدائے کار دے، زما ورسره هیڅ تعلق نشته۔ بله خبره دوئ دا اوکړه چه دلته وزیر اعلیٰ وئیلی وو او دلته دوئ اووئیل چه دا ایم پی ایز چه دی، دا به هر یو ایم پی اے په خپله حلقه کښے وزیر اعلیٰ وی، نو زه دوئ ته دا یاد دهانی ورکوم چه زما خیال دے او اسرار الله ګنډا پور صاحب چرته ناست دے، درانی صاحب دلته لس ځله وئیلی وو چه هر یو ایم پی اے چه دے نو هغه به د خپلے علاقے وزیر اعلیٰ وی، تپوس د اوکړی چه دے باندے ځومره د وزیر اعلیٰ خبرے شوے دی، دے باندے ځومره زیاتے شوے دے او خپل ورته چه کومے د هغه ډیویلپمنټ پیسے دی، هغه هم ورته نه دی ملاؤ شوی، چه سړے کومه خبره کوی، لږ خپل ګریوان ته د هم اوګوری چه مونږ خلقو سره څه کړی دی؟

جناب قائمقام سپیکر: جاوید ترکئی صاحب، جاوید ترکئی صاحب۔ اس پہ مزید ٹائم ختم ہو گیا، Next پھر منسٹر کو ٹائم دیں گے۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، شکریه، تهینک یو جی۔ یو خو زه منسټر صاحب ته وایم چه تاسو د هغوی Example مه ورکوئ ځکه چه هغوی خو نن کور

کښے ناست دی، ځکه خوئے ممبران نشته جی۔ ستاسو د بل Pattern، مطلب دا دے چه یو Example set کړئ او تاسو له خلقو مینډیټ درکړے دے نو هغوی مه Copy کوئ جی۔ زه دا وضاحت سره وایم چه جی چیف منسټر-----

سینئر وزیر(بلدیات): ما خو دا نه دی وئیلی۔

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: نو تاسو هغوی مه Quote کوئ کنه جی۔ You set up your own standards, ji-----

سینئر وزیر(بلدیات): ما وئیلی دی، په دیکښے ګنډاپور صاحب ناست دے، تپوس اوکړئ، مونږ داسے چا سره نه دی کړی او تاسو خبرے کوئ۔

Mr. Acting Speaker: Javed Tarakai Sahib, please continue-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، دا صحیح خبره ده چه وزیر اعلیٰ زمونږ د صوبے مشر دے او هغه ټائم په ټائم باندے وئیلی دی جی چه هر یو ایم پی اے د خپلے Constituency چیف منسټر دے خو داسے بالکل نه ده جی۔ هغه چه څه وئیلی وو هغه شان کیږی نه جی او چه کوم ما سره پوائنټس دی جی، Related to EDO of any department is like جی، Education Department in Swabi جی، a father in the district، Any Department، که تاسو ایری ګیشن واخلئ، پبلک هیلتھ واخلئ، ایجوکیشن واخلئ، Anything like Administration واخلئ نو هغه د father په شان Role ادا کوی خو د بدقسمتئ نه د سکولز اینډ لټریسی ای ډی او چه په صوابئ کښے دے، He is not playing his role ji، هغه لکه د ناظر په شان، د نوکر په شان د سحر نه واخله تر مابنامه پورے داسے Role play کوی چه خپل صاحب خوشحاله کړمه چه هغه زما ټرانسفر او نه کړی، هغه ما ته بداونه ګوری او دا صرف په ایجوکیشن که نه دی، دا په نورو ډیپارټمنټس کښے هم دی جی۔ نن که مونږ د هندوستان نه او د سری لنکا او د بوټان نه او د بنګله دیش نه لاندے یو، The reason is چه زمونږ انسټی ټیوشنز چه دی هغه Weak وو او نور هم Further په دے ګورنمنټ کښے Weak شو جی۔ زمونږ چه کوم ډیپارټمنټس دی، هغه مخکښے هم خراب وو او Further خراب شو جی۔ هر وخت د کلاس فور خبره کیږی، په صوابئ کښے ما ټائم په ټائم باندے وئیلی دی چه Five hundred teachers shortage دے، د

هغوئ هلته اپوائنټمنټ نه کیږی۔ زه چه کله سکول ته لاړ شم نو کله د میتهس ټیچر نه وی، کله د سائنس ټیچر نه وی، کله د اردو ټیچر نه وی۔ د ټیچر اپوائنټمنټ او د هغوی خبره نه شی کیدے او د هغوی خبره نه کیږی جی او د کلاس فور خبره هر وخت کیږی، ?Why it so۔ بله خبره دا چه ما څان سره دا ایډورټائزمنټس راوړی دی، په څومره اخبارونو کښے ایډواټائزمنټ راځی، تاسو خلقو له تکلیف ولے ورکوئ؟ تاسو پخپله بندر بانټ کوئ او په Recommendation باندے اپوائنټمنټ کوئ نو بیا خلق فوټو سټیټ کوی، انټرویوز له ځی، پیسے خرچ کوی نو بیا هغوی له دا تکلیف ولے ورکوئ؟ بیا خو اخبار کښے دا اشتهارونه مه ورکوئ جی۔ په اخبار کښے اشتهار ورکړئ، خلقو له تکلیف ورکړئ، انټرویوز له ئے رااوغواړئ، ټیسټ له ئے رااوغواړئ او بیا ورله Recommendation د خپل طرف نه، د وزیر طرف نه ځی نو دا خو بندول پکار دی۔ په صوابئ کښے جی، او دیکښے یو بله خبره ده، په دیکښے ټو پرسنټ Disable Quota ده، تر اوسه پورے په یو ډیپارټمنټ کښے Disable Quota څوک نه Apply کوی، څومره ظلم دے، څومره د افسوس خبره ده چه هر ډیپارټمنټ کښے Hundred کسان اپوائنټ کیږی، ټو پرسنټ به پکښے Disable وی، تر اوسه پورے Disable له کوټه نه ده ورکړے شوے جی، Deceased son Quota نه ورکوی جی۔ ورسره چه کوم ایمپلائز سنز کوټه ده، نه ورکوی جی او په دے نوکرو کښے ما یو بل څیز نوټ کړے دے چه نوکرئ ټول عمر له مالدارو خلقو ته ملاویږی چه کوم More privileged خلق دی، چا سره چه هر څه شته، زمکه ئے شته، جائیدادونه ئے شته او هم هغوی له نوکرئ ورکولے شی ځکه چه دا خلق بیا په الیکشن کښے ډنډه ماری کوی او چه کوم ډنډه مار دی، چه کوم تکړه دی، هغوی ته دا نوکرئ ځی او چه کوم غریب سړے دے، هغه ته نوکرئ نه ملاویږی جی۔ د دے تاسو نوټس واخلئ، انصاف اوکړئ Out of the books thinking اوکړئ، Otherwise consequences به ډیر زیات وی جی، نو تاسو Kindly دا ډیره سیریس مسئله ده۔

جناب قائمقام سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔ بس ستاسو ټائم ختم دے، دے د پاره خپل یو ټائم وی، هغه ختم شو او د دوئ نمبر دے۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ډیره زیاته مهربانی۔ سپیکر صاحب، ستاسو شکریه ادا کوؤ چه تاسو مونږ له موقع راکړه او بیا دا په کومه مسئله باندے چه دومره لوئے بحث اوشو او زما دا ټولو مشرانو ملګرو، مفتی صاحب، اسرار الله ګنډا پور صاحب او عبدالاکبر خان صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Excuse me for interruption. Where is Abdul Akbar Khan? Because the Health Minister is not present and the matter under discussion is also related to his department and he is absent. Now where is Abdul Akbar Khan? Please call him where he is; call Mr. Abdul Akbar Khan?

(تالیاں)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جاوید ترکئ صاحب او زمونږ مشرانو ملګرو چه په د مسئله باندے څومره بحث اوکړو، ما ټول ځان سره نوټ کړے وے، د ټولو مشرانو او ملګرو خبرے ما ډیر په غور سره واوریدے، د هغوی تجویزونه او د هغوی تنقیدونه او زما خپل خیال دا وو، ما وئیل چه دا په دے هاؤس کښے چه کومه مسئله باندے دومره لوئے بحث اوشو، که چرے ما ته په اول کښے موقع راکړے شوے وے نو شاید چه د دے بحث ضرورت به هم نه وو راغلے او هغه په دے لیول باندے که زه لږ د یو یو مشر تنقید او د هغه د ډسکشن حواله ورکوم نو زما یقین دا دے چه ډیر زیات وخت به په هغے باندے لګی۔ اسرار خان ګنډا پور صاحب چه دا مسئله راپورته کړے ده او دے مسئلے طرف ته ئے نشاندهی کړے ده، په تیر اجلاس کښے هم چه اسرار خان دا خبره اوکړه نو زما جواب دا وو چه مونږ په هره میاشت کښے د خپل ایجوکیشن ډیپارټمنټ Review meeting کوؤ او په هغه Review meeting کښے د ټلیرویشتو ضلعو، ماشاءالله اوس تور غر هم ضلع شوه، د هغه ټولو ضلعو ای ډی اوز ته مونږ ډائریکټیوز ورکړی وو چه څنګه به د ایجوکیشن نظام مونږه مرحله وار اصلاحات کوؤ، دا به څنګه مونږ

Implement کوؤ یا په دے نظام کښے به مونږه ښه والے څنګه راولو؟ او په هغے کښے یوه نکته دا هم وه چه په څلیرویشتو ضلعو کښے د کلاس فور نوکرئ چه دی، د هغے بهرتی به مونږ څنګه کوؤ؟ سپیکرصاحب، که ما له تاسو په اول کښے موقع راکړے وے، شاید چه د دے دومره لوئے لوئے تقریرونو یا د دے دومره لوئے لوئے تنقیدونو یا د دے دومره لوئے لوئے الزاماتو، بخښنه غواړم بیا به د دے ضرورت نه وو راغلے۔ په هغه میټنګ کښے زمونږه ډائریکټیو دا وه، کوم چه مونږ Monthly کوؤ، سپیکر صاحب، تاسو اوګورئ چه په یو ضلع کښے د کلاس فور نوکری راشی، په هغے کښے څه Criteria ده او هغه Criteria دا ده چه Deceased in service چه کوم زمونږ ورونړه خویندے وفات شی، Hundred percentبه د هغه لور یا د هغه ځوئے ته نوکری ملاؤیږی، مونږ یو دا ډائریکټیوز ورکړی دی۔ ریټائرډ چه کوم خلق دی Twenty five percent کوټه چه ده، دا د ریټائرډ خلقو ده۔ Disable چه کوم جاوید خان خبره اوکړه، دوه پرسنټه کوټه چه ده، هغه د Disable یا د معذورانو ده، په دغه کلاس فورو کښے۔ بیا زمونږ اقلیتی ورونړه خویندے چه دی، Minorities 0.5% کوټه ده، دا د هغه مینارټی خلقو کوټه ده۔ دا هر څه مونږ د دے د پاره کړی دی او زه په دعوےٰ سره دا خبره کوم چه کله مونږ په اقتدار کښے راغلو، زما په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے سولہ سو سکولز ہمارے بند تھے اور یہ کیوں بند تھے؟ یہ اسی وجہ سے بند تھے اور میں Blame نہیں کرونگا لیکن ضرور وضاحت کرونگا کہ ماضی میں ہمارے منتخب نمائندوں نے انصاف اور مساوات کے تقاضے جو تھے وہ پورے نہیں کئے تھے۔ اسی وجہ سے اگر کسی نے Land donate کی تھی، اگر کوئی کسی معذور کا کوٹہ بنتا تھا یا کوئی سوشل مسئلہ تھا تو اسی مسئلے کو انہی Rights کو Violate کیا گیا تھا اور انہی وجوہات کی بناء پر ہمارے سولہ سو سکولز بند تھے اور آج میں اعزاز کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج جب میں اس ہاؤس کے سامنے کھڑا ہوں، ماشاءاللہ، ماشاءاللہ، چار سو سکولز ہمارے ایسے ہیں کہ ابھی تک وہ بند ہیں اور اس کیلئے ہم نے کمیٹیاں بنائی ہیں اور باقی سارے سکولز ہم نے کھول دیئے ہیں۔ مفتی صاحب نے عرض کیا ہے کہ منسٹرز صاحبان کو کسی نے Misguide کیا ہوگا، ایسا ہرگز نہیں، میں اس رائے سے اختلاف کرتا ہوں، ہم پولیٹیکل لوگ ہیں، ہم پولیٹیکل ورکرز ہیں، انشاءاللہ ہمارا یہاں پہ ایک Political will ہے

اور ہماری یہ تمنا ہے اور ہماری یہ خواہش ہے کہ انشاءاللہ ہمارے دور حکومت میں نہ صرف انصاف اور مساوات کے تقاضے جو ہیں، وہ سو کے سو پرسنٹ انشاءاللہ پورے ہونگے بلکہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ لوگ جو Below poverty line زندگی گزار رہے ہیں، جن لوگوں کی Approach نہیں ہوتی، وہ لوگ جو سفارشیں نہیں کر سکتے، انشاءاللہ ہم انکے دروازوں پہ دستک دیں گے اور انکو انصاف اور مساوات کے جو تقاضے ہیں، ان کو خوشخبری انشاءاللہ تعالیٰ ہم دیں گے۔ دیکھیں یہ عجیب قسم کا وہ ہوتا ہے کہ اگر قانون کی میں بات نہیں کرونگا، اسراراللہ گنڈاپور صاحب مجھ سے بہتر جانتے ہیں، اگر میں قانون کی فائل اٹھاونگا تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے وہ فائل اٹھانی ہی نہیں چاہیئے۔ESTA Code rule (5) کو جو میرے بھائی نے Quote کیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور:</u> رولز آف بزنس۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> رولز آف بزنس، رول 5 میرے بھائی نے Quote کیا تو ایسا ہر گز نہیں ہے، میں تو کل سے یہ سمجھنے لگا کہ خدانخواستہ اسی صوبے میں نہ کسی وزیر اعلیٰ کی ضرورت ہے اور نہ کسی منسٹر کی ضرورت ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہیئے اور پھر ماشاءاللہ اپنے بزرگوں اور اپنی Political dynamic leadership کی وجہ سے 18^{th} amendment کے بعد تو ابھی جتنے بھی اختیارات ہیں، وہ سارے پولیٹیکل لوگوں کے پاس آ گئے، تو ایسا تاثر ہر گز نہیں دینا چاہیئے۔ میں سارے ہاؤس کو Assure کرتا ہوں اور میں ریکارڈ پر کہتا ہوں کہ پچھلے تین سالوں میں جس طرح میرے چیف منسٹر صاحب نے اسی چیئر سے اعلان کیا تھا کہ میرے ہر حلقے کا ایم پی اے جو ہے، وہ وزیر اعلیٰ ہے، میں چیلنج کرتا ہوں، میں ایک دو آدھ جگہوں پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ شاید وہاں پر کسی ای ڈی او نے کوئی غلطی کی ہوگی لیکن آپ کسی بھی ایم پی اے سے پوچھیں، جتنے بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کلاس فور کی پوسٹیں آئی ہیں، اپوزیشن سے جن کا تعلق ہو، خواہ مفتی صاحب ہوں اور وہ بھی اعتراف کرینگے، ملک صاحب بھی اعتراف کرینگے، میرے بزرگ حاجی صاحب بھی یہ اعتراف کرینگے، میرے بھائی اسرار خان بھی یہ اعتراف کرینگے، میرے مسلم لیگ (ن) کے عباسی صاحب اور عنایت اللہ خان جدون صاحب بھی یہ اعتراف کرینگے کہ ایک بندہ ہم نے اپوائنٹ نہیں کیا، سارے میرے بھائیوں اور میرے بزرگوں نے اپوائنٹ کئے ہیں (تالیاں) اور یہی وہ تقاضے ہیں،

یہاں پہ یہ کہا گیا کہ پشتون اپنی باتوں سے ہٹتے نہیں، انشاءاللہ ہر گز نہیں ہوگا، خدا وہ وقت نہ لائے کہ میرا لیڈر آف دی ہاؤس اور میرے وزیر اعلیٰ صاحب جو حکم دیں اور اس کو کوئی منسٹر جو ہے، وہ Violate کرے یا اس سے انحراف کرے۔ انشاءاللہ ہم یقین سے، آپ کو ایک اور بات بھی بتاؤں، یہاں پہ ماضی میں اور میرے بزرگ بیٹھیں ہیں، اگر ہم ماضی کا نقشہ اور پس منظر اپنے سامنے رکھیں تو میں نام نہیں لونگا، میں ان حکومتوں کو Blame نہیں کرونگا، جنہوں نے ہمارے بزرگوں کے اور ہمارے Collogues، ایم پی ایز جن کا تعلق اے این پی سے ہوا کرتا تھا، انکو جو سالانہ فنڈ ملتا ہے، وہ بھی نہیں دیا گیا اور نوکریاں تو بہت دور کی بات ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، او زه په یقین سره دا خبره کوم چه دا زمونږه حکومت دے، تاسو اوګورئ چه زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب د دے صوبے په تاریخ کښے اولنے وزیر اعلیٰ صاحب دے چه Weekly هغه ټولو ممبرانو صاحبانو سره ملاقاتونه کوی او دا ټول ممبران صاحبان دغے خبرے ګواه دی چه مونږ د خپل وزیر اعلیٰ صاحب د ټیم ممبران یو، هغه زمونږ د ټیم مشر دے، دا خبرے زمونږ د حکومت متعلق کول چه خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، مونږ د ممبرانو صاحبانو نه اختیار اخلو، هرګز دا نه ده۔ دغه ټول کلاس فور چه دی، دغه به ټول ممبران بهرتی کوی، دغه ټولو ممبرانو بهرتی کړی دی خو دا یوه خبره مونږ کړے ده، ډائریکټیوز مونږ کړی دی، بلکه د Good governance د پاره مو کړی دی، هغه خلق مستحق دی او چه د مستحق خلقو حق تلفی اونه شی، هغوی سره نا انصافی اونه شی، هغوی سره زیاتے اونه شی او زه خو دا ګزارش کومه، خواست به کومه، خپل د اپوزیشن مشرانو ته او ملګرو ته چه زمونږ د دے Good governance تعریفونه تاسو اوکړئ چه دا خو مثال نه شی کیدے، لکه څنګه چه زمونږ حکومت مثالی دے او بیا د ایجوکیشن په حواله باندے تاسو اوګورئ، زما مشرانو اوړدے خبرے کړی دی، دا زمونږ د حکومت اعزاز دے چه مونږ دلته مینجمنټ او ټیچنګ کیډر متعارف کړو، دا زمونږ د حکومت اعزاز دے چه هغه پی ټی سی ټیچران چه هغوی به په یو ګریډ کښے بهرتی شو نو په هغه ګریډ کښے به ریټائر کیدل، نن دا زمونږ د حکومت کریډټ دے چه هغه پی ایس ټی ټیچرز چه دی، هغه به انیس او د بیس ګریډ نوکرئ ته رسی، دا زمونږ د حکومت کریډټ دے۔ سپیکرصاحب، دلته مونږ تاسو ته System introduce

کړو، تاسو او ګورئ مونږ Devolution of power او کړو، مونږ Delegation of power او کړو، دلته مونږ بورډ آف ګورنرز جوړ کړو، دلته مونږ خپل PTC mobilized کړه، مونږ ټوله دنیا سره په رابطه کښې یو او زه دا خبره په اعزاز سره کوم چه په ټول پاکستان کښې زما صوبه او که په نورو صوبو باندې دنیا اعتماد نه کوی، دا د هغوی خپل قصور به وی، زما په صوبه باندې د دنیا اعتماد دے او هغه ادارے چه زمونږ مالی مرسته کوی سپیکر صاحب، د دے هاؤس د مبارکئ د پاره، د دے هاؤس د خوشخبرئ د پاره هغه مالی مرسته او هغه مالی کمک چه دے، هغه ډبل نه شو، هغه ټرپیل شو۔ دا زمونږ د ټولے صوبے د پاره ډیره لویه د خوشحالئ خبره ده او ډیره لویه د خوشخبرئ خبره ده (تالیاں) زه په اخر کښې د هغه ټولو مشرانو چه شاید چه د هغوی په ذهن کښې به دا مسئله وه چه ستاسو دا خبره کلیئر کړم چه دا هیڅ مسئله نه ده او زه دا هم وئیل غواړمه چه کوم ای ډی اوز اسرار خان! زه دا وایم چه هغه ئے Misguide کړے دے او زما د Review meeting ډائریکټیوز په دے انداز کښې اسرار خان ته هغه وئیلی وو چه خدائے مه کړه، منسټر صاحب د کلاس فور اختیار خپل لاس له راوستو نو زما سیکرټری صاحب ناست دے، زه د نن نه، اوس نه دا ډائریکټیو ورکومه چه هغه ته وارننګ ورکړی ځکه چه هغه سرکاری ملازم دے، زما محترم آنریبل ایم پی اے صاحب ئے Misguide کړے دے او د هغے په بنیاد باندے دا دومره لویه مسئله په هاؤس کښې جوړه شوه۔ زه بیا یو وارے ټولو خپلو مشرانو ته ایشورنس ورکومه، خپل ټول Collogues ته چه ان شاءالله د کلاس فور چه څومره نوکرئ دی، دا Formalities چه دی، هغه مستحق خلقو د پاره چه کومه Criteria ده، د هغے مونږ ټول پابند یو او زه به دا خواست اوکړمه چه مونږ هغه خلق یو او چه دا اختیار زمونږ د سیاسی خلقو دے خو د دےاختیار هر ګز دا مطلب نه دے چه خدائے مه کړه که اول زه د خپل اختیار ناجائزه استعمال اوکړمه او بیا زما Collogues ایم پی ایز چه دی، هغوی د دے ناجائزه اختیار اوکړی، دا مونږ صرف د دے د پاره ډائریکټیوز کړی دی، لهذا زه نن دا ایشورنس ورکوم چه د غه کلاس فور بهرتی کیږی، دا به ان شاءالله زمونږ د ټولو مشرانو د

Colleagues ایم پی ایز په مشاورت سره او د هغوی په حلقو کښے چه څومره پوستونه دی، دا به د هغوی په ایماء باندے ډکیږی۔ مهربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Are you satisfied from the assurance?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، جو انہوں نے باتیں کیں، میں سر آنکھوں پر Appreciate کرتا ہوں جو Dual Sim پر انہوں نے تقریر کی ہے، ماشاءاللہ میں اسکو Appreciate کرتا ہوں۔ سر، بات یہ ہے کہ میں نے جو پوائنٹ Raise کیا تھا تو وہ رولز کے حوالے سے تھا، ریگولیشن کے حوالے سے تھا۔ Rule 5 of the Rules of Business جو ہے، وہ بالکل واضح ہے اور میں اس پر Insist کرتا ہوں۔

"Where the Minister's order appears to involve a departure from the rules and regulations or from the policy of the Government, the Secretary shall re-submit the case to the Minister inviting his attention to the relevant rules or regulations or Government policy"

اور میں اس پر Insist کرتا ہوں، یہ میرے رولز نہیں ہیں، یہ ESTA Code نہیں ہے، سر، یہ رولز آف بزنس ہیں کہ کس طریقے سے ورکنگ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہوگی؟ اور یہ 1985 سے چلے آرہے ہیں۔ ساتھ ساتھ انہوں نے کہا کہ 18th amendment کے بعد، سر یہ Official gazetteer ہے، 20 اپریل 2010 کو ایشو ہوا ہے، اس میں سر، میں پڑھتا ہوں کیونکہ کل عبدالاکبر خان نے یہ بات کی اور میرے خیال میں ایک کنفیوژن پیدا ہو گئی ہے کہ رولز اب وہ نہیں رہے۔ اس میں سر، "270AA (6) Notwithstanding omission of the Concurrent Legislative List by the Constitutional Eighteenth Amendment Act, 2010, all laws with respect to any of the matters enumerated in the said list (including Ordinances, Orders, rules, by-laws, regulations and notifications and other legal instruments having the force of law) enforced in Pakistan or any part thereof, or having extra-territorial operation, immediately before the commencement of the Constitutional Eighteenth Amendment Act, 2010, shall continue to remain enforced until altered, repealed or amended by the competent authority"۔ میں سر، انکا جو جذبہ ہے، بالکل میں انکی قدر کرتا ہوں اور اسکو بھی Appreciate کرتا ہوں کہ اگر ہم نے اس ایشو کو پہلے جو Under discussion تھا اور اب Detailed discussion

اس پر ہوئی، انہوں نے حالات کو Face کیا ہے، ہیلتھ منسٹر کے طریقے سے انہوں نے نہیں کیا کہ وہ بالکل آئے نہیں، یہ بھی ایسا کر سکتے تھے، میری جو ریکویسٹ تھی، وہ رولز اور ریگولیشنز کے متعلق تھی اور چونکہ آنریبل منسٹر صاحب نے ہمیں یقین دہانی کرا دی ہے کہ اگر کہیں وہ Misspell ہوئے ہیں تو وہ ان ای ڈی اوز کو بھی ہدایات جاری کر دیں گے اور ایم پی ایز کا اس میں خیال رکھا جائے گا۔ بالکل ہم نے پہلے دن سے رولز، ریگولیشنز کی بات کی ہے اور جیسا کہ منسٹر صاحب نے ایشورنس دے دی ہے تو میں انکی اس بات سے مطمئن ہوں۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 10:00 A.M Friday morning, February 14th 2011. The agenda already circulated amongst the honourable Members. They should keep it with themselves and bring on the day fixed. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 4 فروری 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)